خدا نے آجتک اوس قوم کی حالت نہین بدلی
نہ ہو جسکو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

کلید اوقاف

مرتبہ

سید کلب عباس نقوی السبزواری ثم النصیر آبادی الجایسی

بی اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ

آنریری سکریٹری صیغۂ اوقاف آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ
و چیرمین ڈسٹرکٹ مکتب کمیٹی رائے بریلی و ٹرسٹی شیعہ کالج

بغرض استفادہ پبلک و سہولت عامۃ الناس حسب فرمائش آنریری سکریٹری
شیعہ کانفرنس لکھنؤ

باہتمام محمد شمس الدین ابن جناب منشی محمد فخر الدین صاحب تاجر کتب مالک فخر المطابع لکھنؤ ۴ دسمبر سنہ ۱۹۲۷ء کو

مطبع شمس المطابع لکھنؤ محلہ بلوچپورہ مین چھپی

طبع اوّل — ۵۰۰ جلد — قیمت عہ/

ہدیہ

اس ناچیز تالیف کو مین بیادگار مرحوم کی اعلیٰ
قانونی قابلیت اور خداداد ذکاوت و دل آویز شیرین
زبانی کے اپنے عم معظم مولوی سید محمد مہدی صاحب
مرحوم نصیر آبادی وکیل الہ آباد کے نام پر جنکے نام نامی سے
صوبہ آگرہ و اودھ خوب واقف ہے معنون کرتا ہون۔

سید کلب عباس وکیل رائے بریلی

۲۰ر دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحات	
	باب اول		
۱	تمہید	۱	۸
۲	وقف کی تعریف		۹
۳	وقف کے اقسام اور اُنکی مثالین		۹
۴	وقف کرنیکا شرعی طریقہ		۱۰
۵	وقف کے اقسام بلحاظ نوعیت انتقال	۶-۵	۱۱
(الف)	وقف منجز	۵	۱۱
(ب)	وقف بالوصیت		۱۱
۶	وقف بالوصیت کس حد تک نافذ ہو سکتا ہے۔	۶	۱۱
۷	جائداد موقوفہ کس نوعیت کی ہونا چاہیئے۔	۶	۱۲
۸	اغراض وقف کیا کیا ہو سکتی ہین	۷	۱۲
	باب دوم		
۹	تولیت	۷-۶	۱۴
۱۰	متولی کی نامزدگی۔	۷	۱۷

نمبر شمار	مضمون	صفحات
۱۱	عزل ونصب متولی	۱۳
۱۲	اختیارات متولی	۱۳
۱۳	فرائض متولی	۱۴
	باب سوم	
۱۴	سرکاری تعلق اوقاف سے	۱۴
۱۵	ریگولیشن ۱۹ سنہ ۱۸۱۰ء ضابطہ بنگال	۱۴
۱۶	ریگولیشن ۷ سنہ ۱۸۱۷ء	۱۵
۱۷	ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء	۱۵
۱۸	ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۶۴ء	۱۶
۱۹	ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۹۰ء	۱۶
۲۰	ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۹۲۰ء	۱۷
۲۱	ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء پر تفصیلی بحث	۱۸
۲۲	ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء کن اوقاف سے متعلق ہے	۲۰
۲۳	ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء کے بموجب کب اجازت عدالت ضروری ہے	۲۱
۲۴	ایکٹ مذکور میں کوئی شرط جدید متولی کے تقرر کی نہیں ہے	۲۲
۲۵	درخواست اجازت کس عدالت میں دینا چاہیئے	۲۲

نمبر شمار	مضمون	صفحات
۲۶	درخواست اجازت حسب دفعہ ۲۶۔ ایکٹ مذکور پر بلا نوٹس فریق ثانی کارروائی ہو سکتی ہے	
۲۷	درخواست مذکور کے مضامین پڑھکر اگر وجوہ معقول ہون تو عدالت کو اجازت دینا لازمی ہے۔	״
	باب چہارم	
۲۸	ضابطہ دیوانی کا تعلق اوقاف سے	۲۴
۲۹	ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۹۲ اور اوسکی عبارت	۲۴،۲۳
۳۰	الفاظ اغراض عام وعرض و اجازت مستعملہ دفعہ ۹۲ کی تعریف	۲۵
۳۱	دفعہ ۹۲ کے قیود	۲۶،۲۵
۳۲	دفعہ ۹۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے قیود کن حالتونمین متعلق ہین	۲۷
۳۳	دفعہ ۹۲ کے تحت مین آنیوالے دعوونکی مثالین	۲۸
۳۴	دفعہ ۹۲ کے قیود کن حالتونمین متعلق نہین ہین	۲۹
۳۵	دفعہ ۹۲ کے تحت مین نہ آنیوالے دعوونکی مثالین	۳۱،۲۹
۳۶	درخواست حصول اجازت کے متعلق عام ہدایتین	۳۲
۳۷	درخواست حساب فہمی و دریافت حال کے متعلق ہدایتین	۳۴
۳۸	کون کون قانون کہان کہان ماخذ ہے	۳۴
۳۹	ایکٹ ۲۰ بابت ۱۸۶۳ء (ایکٹ اوقاف مذہبی) اور ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۹۲ کا موازنہ	۳۴

نمبر شمار	مضمون	صفحات
۴۰	ضابطہ دیوانی کے عام دفعات اور فیصلے مذہب فریقین کے متعلق	۳۵
۴۱	منفصل الیہم فریق ہوسکتے ہین یا نہین -	۳۵
۴۲	جماعتی دعوی	۳۶
۴۳	جب چند متولی ہون تو دعوی کون کریگا سب یا ایک	۳۶
	باب پنجم	
۴۴	قانون وضوابط مروج الوقت کا اثر اوقاف پر	۳۷
۴۵	مسٹر دلفیلڈ وسن کی رائے	۳۷-۳۸
۴۶	ہائی کورٹ کلکتہ کے ججون کی رائے	۳۸
۴۷	مولف کی ذاتی رائے	۳۹
۴۸	ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء کا اصل مسودہ ضمیمہ (الف)	۴۵-۵۱
۴۹	ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۹۲۰ء کا اصل مسودہ ضمیمہ (ب)	۵۲-۵۷

تمہید

ناظرین!

بہ حیثیت آنریری سکرٹری صیغہ اوقاف شیعہ کانفرنس لکھنؤ مجھکو سب سے بڑی کاوش اصلاح اوقاف مین یہ محسوس ہوئی کہ ہماری پبلک اُن ذرائع اور آلات اور اونکے استعمال سے بالکل بے خبر ہی جو اوسکو اس غرض سے قانوناً دی گئی ہین اور انہی کی کمی پورا کرنے کیلیے یہ رسالہ لکھا گیا ہے اگر اس سے زاید مفید ثابت ہو تو مصنف کی خوش قسمتی اور پبلک کی قدر دانی ہے؛

یہ رسالہ جیسا کہ ہر قانونی کتاب ہوتی ہے تصنیف نہین ہے بلکہ تالیف ہے۔ اسکی تالیف کی غرض قانون پیشہ حضرات کو کسی قسم کی قانونی مدد دینا نہین ہے بلکہ اصل مقصد اس تالیف کا عام پبلک کو اوقاف سے متعلق جو قانون اور ضابطہ اسوقت رائج ہے اور جو تعبیر اسکی مختلف فیصلہ جات مین کیگئی ہے اُس سے انکو صاف عام فہم اور سلیس عبارت مین آگاہ کرنا ہے تا کہ اس رسالہ کا مطالعہ کرنیوالے حضرات بطور خود اندازہ کر سکین کہ کیا حقوق اونکو قانون رائج الوقت نے اوقاف کے متعلق دیے ہین۔ اُن حقوق کو کسطرح سے برت سکتے ہین اور انکے برتنے کیلیے انکو کس قسم کے قانونی مشورہ کی ضرورت پڑیگی۔ اس رسالہ مین کل قوانین موثرہ بہ اوقاف اقتباساً نقل یا بطور ضمیمہ شامل کر دیے گئے ہین۔ اکثر مضامین کیلیے مین مسٹر جسٹس امیر علی۔ سر رولینڈ ونسن۔ اور مسٹر ملا مصنف ضابطہ دیوانی کا ممنون منت ہون۔

جنکا شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتا ہون ۔ ومن لم یشکر الناس لم یشکر اللہ
اگر کوئی قانونی غلطی یا شرعی فردگذاشت ناظرین پاوین تو اوس کو مصنف کی
کم علمی اور تنگ نظری پر جس کا وہ خود معترف ہے، محمول کرکے بہ نظر اصلاح
اوس سے ناچیز مؤلف کو مطلع کرین فقط

سید کلب عباس وکیل

باب اوّل

اوقاف کے متعلق عام قانون

وقف کی تعریف - وقف املاک کا اس طرح سے حبس کرنا ہو کہ کسی چیز کا عین وہ اُسکا باقی رکھا جائے اور اُسکا محاصل صرف کیلیئے آزاد چھوڑ جائے یعنی وقف کسی جائداد کو ہمیشہ کیلیئے اغراض حلال کیواسطے حسبتاً للہ مخصوص کرنیکو کہتے ہیں تاکہ جائداد باقی رہے اور اُسکی آمدنی اغراض معینہ میں صرف کیجائے -

اقسام وقف - وقف تین قسم کے ہوتے ہیں -

اول - اوقاف بنابر فائدہ عامۃ الناس جنکو اوقاف مصالح عامہ کہتے ہیں - اُن اوقاف کی غرض فائدہ عام ہوتی ہے ایسے اوقاف میں جامع مسجد - پل - کاروان سرائے - عام شفاخانے - عام قبرستان - عام کتبخانہ - عام مدرسے - عام امام باڑہ وغیرہ وغیرہ شامل ہیں -

دوسرے - اوقاف مخلوط یا اوقاف عامہ جنکے اغراض عامۃ الناس کو فائدہ پہنچانا اور ساتھ ہی ساتھ خاص افراد یا واقف کے طبقہ کے افراد کو فائدہ پہونچانا ہوتا ہے مثلاً کسی فرقہ خاص کا امام باڑہ ایسا وقف ہو بغرض فاتحہ خوانی و ایصال ثواب اعزا و اقارب واقف کے کیا گیا ہو - اور جسمیں عام لوگوں کے حقوق کیساتھ اپنے خاندان کے لوگوں کے ساتھ بھی رعایت مدنظر رکھی گئی ہو مثلاً وقف حسین آباد لکھنو

تیسرے - اوقاف خاصہ - یہ وہ وقف ہیں جو اپنی اولاد و اعزا کیلیئے کیئے گئے ہوں ایسے اوقاف میں وقف علی الاولاد و وقف برائے ایصال ثواب بعض دیگر وقف شامل ہیں - علاوہ اسکے ہندونے ایسے اوقاف کو

ناجائز قرار دیا تھا اور فرقہ حنفی کے متعلق ایسا ہی فیصلہ اُمرا پریوی کونسل نے بھی کیا تھا لیکن بالآخر
اس فیصلہ کو بذریعہ قانون جواز وقف علی الاولاد ایکٹ ۱۹۱۳ء جو بطور ضمیمہ ب کے درج
رسالہ ہذا کیا گیا ہے منسوخ کیا اور اب ہر اثنا عشریہ و سنی مذہب حنفی دونوں کے پابند وقف علی الاولاد کر سکتے ہیں
حنفی شریعت کے مطابق اپنی ذات کیلئے بھی وقف جائز ہے لیکن شرع امامیہ وقف لِنَفسِہ کو قطعاً
ناجائز قرار دیتی ہے یعنی بموجب شرع امامیہ واقف اپنی ذات کے فائدہ کیلئے منجملہ جائداد موقوفہ کے
کوئی جز یا محاصل جز اپنی حیات تک بھی محفوظ نہیں کر سکتا البتہ اگر وہ عام موقوف علیہم میں
آتا ہو یا اُسنے بحیثیت متولی اپنا معاوضہ حق الخدمت معین کیا ہے تو وہ وقف سے مستفیض
ہو سکتا ہے ملاحظہ ہو۔ مقدمہ حاجی کلب حسین جلد ۴ ممالک مغربی شمالی رپورٹ صفحہ ۱۵۵

وقف کرنیکا طریقہ بموجب قانون رائج الوقت جو بڑی حد تک شرع محمدی پر مبنی ہے
کوئی خاص طریقہ وقف کرنے کیلئے معین نہیں ہے نہ کوئی خاص الفاظ مخصوص ہیں مگر واقف
کا منشاء دوامًا جائداد کو اپنی ذاتی تصرف سے نکالکر اغراض وقف کیلئے مخصوص
کرنیکا صاف ظاہر ہونا چاہیئے،

وقف عام میں محض واقف کا اجراء صیغہ وقف کافی ہے لیکن وقف خاص میں موقوف
علیہم کا قبول متقارن ایجاب وقف ہونا چاہیئے۔ یعنی وقف کے ہونے کے قریب زمانہ
میں موقوف علیہم کو اُسکی منظوری کی مرضی ظاہر کرنا چاہیئے۔ اور ایسی حالت میں
موقوف علیہم کے طبقہ اولیٰ کا قبول کافی ہے۔

نوٹ۔ موقوف علیہم سے مراد وہ اشخاص ہیں جنکے فائدہ کے لیے وقف کیا گیا ہو۔

تنبیہ حسب شرع امامین ابو حنیفہ وقف لازم ہی اور ایسا ہی ہائی کورٹ الہ آباد نے بمقدمہ آمنہ بیگم بنام سید مصطفی مطبوعہ جلد ۲ الہ آباد جرنل تجویز کیا ہی -

وقف ہونیکا طریقہ - وقف دو طریقہ سے ہو سکتا ہی منجزاً او وصیتاً وقف منجز اُسے کہتے ہیں جب واقف اپنی حیات ہی میں جائداد کو ہمیشہ کے لیے اپنی ملکیت سے نکالکر فی سبیل اللہ امور خیر کے لیے علیحدہ کرے اور ایسا انتقال بلا شرط ہو اور آیندہ کسی چیز پر معلق نہو - ایسا وقف زبانی بھی ہو سکتا ہی اور تحریری بھی - زبانی وقف کیلیے بہ نیت وقف واقف کا اعلان اور اپنی ملکیت سے جائداد موقوفہ کا علیحدہ کرنا اور قبضہ دیدینا کافی ہی - تحریری وقف کیلیے اگر جائداد سو روپیہ سے زائد مالیت کی ہی تو آٹھ آنہ سیکڑہ کے حساب سے اسٹامپ لگانا اور دستاویز کا رجسٹری کرانا لازمی ہی -

وقف بالوصیت اوسے کہتے ہیں جب واقف یہ منشاء ظاہر کرے کہ اوسکے بعد اُسکی املاک وقف سمجھی جائیگی شرعاً جبتک موصی اپنا قبضہ اپنی املاک موقوفہ سے فوراً نہ علیحدہ کرے ایسا وقف جائز نہیں ہی چنانچہ بمقدمہ آغا علی خان مطبوعہ جلد ۱۴ انڈین لا رپورٹ الہ آباد صفحہ ۴۲۹ ایسا ہی تجویز کیا تھا لیکن اجلاس پریوی کونسل نے بمطابق اپیل بمقدمہ فاطمہ(؟) علی خان بنام انجم آرا بیگم انڈین لا رپورٹ جلد ۲۵ الہ آباد صفحہ ۱۲۳۶ اس رائے سے اختلاف کیا اور بغیر فوری قبضہ دینے کے بھی وقف بالوصیت کو جائز قرار دیا ہی - وقف بالوصیت بلا رضامندی

وقف بالوصیت ثلث تک نافذ ہو سکتا ہی

واقف - واقف کے متروکہ کے ثلث تک ورثا کی رضامندی بغیر(؟) واقف کی جائز و نافذ ہوگا - وصیت زبانی بھی جائز ہی اور تحریری بھی - وصیت تحریری کیلیے بھی اسٹامپ کی ضرورت نہیں

لیکن بعض قوانین کے مطابق مثلاً ایکٹ تعلقداران اودھ بعض اوقات وصیت کا جبری شدہ ہونا لازمی قرار دیتا ہے

جائداد موقوفہ۔ جائداد موقوفہ کیلئے یہ لازم نہیں ہے کہ جائداد غیر منقولہ ہی ہو بلکہ جائداد منقولہ بھی جو کافی پائیداری رکھتی ہو اور جلد زوال پذیر نہ ہو۔ وقف کیجا سکتی ہے حصص کمپنی اور گورنمنٹ پرامیسری نوٹ یا بنک کے مدخلہ امانتوں کا وقف حال کے سرکاری لا کے فیصلوں کے مطابق جائز ہے

اغراض وقف۔ تمام وہ امور جو بر الاحسان یعنی امور خیر ہیں تمام امور مذہبی خیراتی و دیگر مقاصد رفاہ عام شامل ہیں جائز اغراض وقف ہیں بشرطیکہ وہ شرعاً ممنوع نہ ہوں وقف علی الاولاد کی صورت میں اولاد واقف کی پرورش و فائدہ رسانی بھی غرض جائز ہے

باب دوم

تولیت

متولی کی نامزدگی

جواز وقف کیلئے متولی کی نامزدگی ضروری قرار دیگئی ہے۔ خود واقف بھی متولی ہو سکتا ہے اگر کوئی طریقہ تقرر متولی کا وقفنامہ میں درج نہیں ہے اور کوئی رواج بھی وقف نامہ سے اخذ نہیں کیا جاتا ہے تو متولی کے تقرر کا اختیار در حالت خالی ہونے جگہ کے اولاد واقف کو اوسکے بعد اوسکے موصی لہ کو اوسکے بعد قاضی کو جس سے مراد آجکل ڈسٹرکٹ جج ہی ہوگا۔ لیکن عدالت کو انتخاب متولی میں خاندان واقف کو ترجیح دینا لازم ہے۔ متولی وقف اگر وقف نامہ میں کوئی ہدایت بابتہ تقرری متولی نہیں ہے تو اپنا جانشین نامزد کر سکتا ہے۔ لیکن بغیر منظوری عدالت ایسے نامزد شدہ متولی کا استحقاق تولیت خالی از خدشہ نہ ہوگا۔

عزل و نصب متولی - جبتک واقف نے متولی کے معزول کرنیکا حق محفوظ نہ رکھا ہو کسی متولی کو مقرر کرنیکے بعد خود واقف بھی اُسکو موقوف نہین کرسکتا لیکن عدالت ہر حالت مین متولی کو اُسکی ناقابلیت دماغی یا جسمانی یا بد انتظامی یا تغلب یا خلاف منشاء واقف تصرف جائداد کرنیکے الزام پر برطرف کرسکتی ہے۔

اختیارات متولی - متولی کو بغیر اجازت عدالت کسی جزو جائداد موقوفہ کے فروخت کرنیکا اختیار نہین ہے سوائے ایسی صورت کے کہ جو چیز بیچی جائے وہ خود بخود قدرتی نشو و نما کے ذریعہ سے پھر پیدا ہوکر پوری ہوجائے یا بغیر اُسکے فروخت کیئے ہوئے جائداد موقوفہ کا سخت نقصان متصور ہو اور فروخت کرنے سے بدیہی فائدہ پہونچے۔

پٹہ - متولی صرف زراعتی پٹہ سہ سالہ اور مکان کا پٹہ یکسالہ دینے کا مجاز ہے جبتک وقفنامہ مین اسکو اس سے زائد اختیارات نہ دیئے گئے ہون لیکن باجازت عدالت وہ اس سے زیادہ میعاد کا پٹہ بھی دے سکتا ہے

قرضہ - جائداد موقوفہ کی مرمت کیلیئے باجازت عدالت قرضہ بکفالت جائداد یا بلا کفالت جائداد وقف لے سکتا ہے اور اگر کوئی دوسرا ذریعہ آمدنی ہو تو اس غرض کے لیئے جزو جائداد موقوفہ باجازت عدالت فروخت بھی کرسکتا ہے۔

تنخواہون کا اضافہ - اگر مشاہرہ معینہ واقف پر اغراض وقف کیلیئے اہل عہدہ داران ملازمین دستیاب نہون تو باجازت عدالت اُنکی تنخواہون مین اضافہ کرسکتا ہے۔

(**نوٹ**) جب متعدد متولی ہون تو کل کو ملکر بحیثیت مجموعی کام کرنا چاہیئے ورنہ اُنکے افعال باطل ہونگے۔

فرائض متولی۔ اُمور وقف کو مطابق منشاء واقف حسب ہدایت مندرجہ وقفنامہ اگر کوئی ہے سرانجام دینا۔

جائداد موقوفہ کو جس حالت میں بوقت اجراء وقف تھی اوس حالت میں یا اُس سے بہتر حالت میں برقرار رکھنا۔ اگر عمارت ہے تو منہدم نہ ہونے دینا اور اگر املاک ہے تو ترقی دینا۔

حساب و کتاب آمدنی و مصارف جائداد موقوفہ کا معہ رسیدات متعلق خرید و فروخت رقوم ہائے ادا شدہ کا باضابطہ رکھنا۔ اور ہر صرف کے مد کی بابت باقاعدہ رسیدیں یابندہ زر سے حاصل کرنا۔

زر آمدنی وقف کو بطور امانت کے محفوظ رکھنا اور اوسکے کسی جزو کو ذاتی تصرف میں نہ لانا۔

باب سوم

سرکاری تعلق اوقاف سے

رگولیوشن ۱۹ سنہ ۱۸۱۰ء ضابطہ بنگال

بغرض تحفظ اوقاف جو بادشاہان اسلامی کے عہد میں ظہور پذیر ہوئے تھے سنہ ۱۸۱۰ء میں رگولیوشن ۱۹ سنہ ۱۸۱۰ء ضابطہ بنگالہ پاس کیا گیا جسکے الفاظ یہ تھے "چونکہ اس ملک کی سابق سلطنتوں نے اور افراد نے بغرض استفادہ مساجد و شوالہ وکالجوں و دوسری باخیر اور مفید کاموں کے کثیر املاک وقف کی ہے اور چونکہ اس امر کے خیال کرنے کی معقول وجوہ ہیں کہ ان املاک کے محاصل بہت سی مثالوں میں خلاف منشاء واقف بعض افراد کے ذاتی مصرف میں آتے ہیں جو اس املاک کے ذمہ دار اور قابض ہیں اور چونکہ یہ ہر گورنمنٹ کا اہم فرض ہے کہ تمام ایسی املاک موقوفہ بموجب منشاء و مرضی واقف کے صرف کیجاویں اور چونکہ یہ بھی ضروری ہے کہ بغرض نفاذ مرمت پلوں اور

سرائون اور دوسری عمارتون کے جو گورنمنٹ یا افراد واحد کے صرف سے بغرض استعمال و آسایش عوام الناس کے تیار کیگئی ہین اور چونکہ یہ بھی ضرورت ہی کہ بغرض تحویل او تصرف جائداد نزول شدہ او ضبط کردہ کے مناسب قواعد بنائے جائین لہذا حسب ذیل قواعد اونکی تاریخ اشاعت سے تمام اُن صوبہ جات مین جو پریسیڈنسی فورٹ ولیم (صوبہ بنگال سابق) کے ماتحت ہین نافذ کرنے کے لیے جاری کیئے جاتے ہین۔	
عام نگرانی تمام املاک کی جو بغرض بقائے مساجد یا منادر یا کالج یا دیگر کار خیر یا مفید اغراض کے لیئے وقف کی گئی ہی۔ اور تمام اُن عمارات کی جیسے پُل سرائے و دیگر تعمیرات اس ضابطہ کے رو سے بورڈ رونیو (اعلیٰ جماعت نگران صیغہ مال) اور بورڈ آف کمشنر جو کہ مختلف اضلاع مین بہ ماتحتی بورڈ ہائے مذکور ہین علی الترتیب سپرد کیجاتی ہین)۔	
اسی قسم کا قانونی رگولیوشن ۷ ۱۸۱۷ء مین ضابطہ مدراس مین شامل کر کے اوس صوبہ مین اور اوسکے متعلقہ حصے مین جو سرکار ہند کے اوس وقت قبضہ مین تھے اونھین نافذ کیا گیا ہی۔	(رگولیوشن ۷ ۱۸۱۷ء ضابطہ مدراس)
۱۸۶۳ء مین گورنمنٹ نے یہ مناسب سمجھا کہ وہ اپنا تعلق تمام مذہبی اوقاف ہنود اور اہل اسلام سے قطع کر لین اور صرف ایسی ادارات سے جو مذہبی نہون اپنا تعلق رکھین۔ اس غرض کے پورا کرنے کے لیئے ایکٹ ۲۰ ۱۸۶۳ء پاس کیا گیا جو بطور ضمیمہ الف کے مندرج رسالہ ہذا ہی۔	(ایکٹ ۲۰ ۱۸۶۳ء)

	اسکے ذریعہ سے رگولیشن ۱۹ سنہ ۱۸۱۰ء ضابطہ بنگال اور رگولیشن ۷ سنہ ۱۸۱۷ء ضابطہ مدراس کا وہ حصہ جو اوقاف بنا بر لقاء مساجد و منادر و دیگر مذہبی اغراض سے تعلق رکھتا تھا منسوخ کیا گیا ایسی اوقاف کی املاک گورنمنٹ نے اونکے متولی یا منتظم یا نگران کے سپرد کر دیا (ملاحظہ ہو دفعہ ۱۴ ایکٹ مذکور) اور جو اوقاف غیر مذہبی تھے اور جسکے ٹرسٹی نیجر یا کارکن کی تقرری گورنمنٹ یا کسی حاکم لوکل گورنمنٹ کی منظوری پر منحصر تھی اونکے انتظام کیلئے گورنمنٹ نے اپنے اختیارات تفویض کرکے تین یا تین سے زاید ممبرون کی کمیٹیان قایم کرکے اونکی نگرانی اونکے سپرد کی۔
ایکٹ ۱۷، ۱۸۶۴ء	اسکی دفعات ۸ و ۹ و ۱۰ کا خلاصہ حسب ذیل ہی کوئی شخص جو اپنی جائداد کسی وقف خیراتی یا دیگر وقف کیلیے جو وقف مذہبی نہو دینا چاہتا ہو وہ آفیشل ٹرسٹی (سرکاری متولی) کو اوسکی اجازت سے متولی اپنی املاک موقوفہ کا مقرر کر سکتا ہے ۲۔ اگر جائداد کسی غیر مذہبی غرض کے لیئے خواہ وہ خیراتی ہو یا خیراتی نہو وقف ہو اور کوئی متولی کام کرنے پر آمادہ یا کام کرنے کے قابل نہو یا تمام متولی یا تمام موقوف علیہم کہ جن کے فائدہ کے لیئے وقف ہو۔ اسکے خواہش مند ہون کہ آفیشل ٹرسٹی اون متولی یا متولیون کے بجائے کام کرے تو ہائی کورٹ و آفیشل ٹرسٹی کو بشرطیکہ وہ منظور کرے ایسی املاک کا متولی مقرر کر سکتا ہے
ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۹۰ء ایکٹ اوقاف خیراتی	اسکی دفعات ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۸ کا خلاصہ حسب ذیل ہی۔ (الف) بذریعہ ایکٹ ہذا ایک عہدہ جو اپنے فرائض کے لحاظ سے بنام خزانچی اوقاف خیراتی متعلق ایسے حصص ملک کے جو ماتحت کسی لوکل گورنمنٹ کے ہین

موسوم ہو کر قائم کیا گیا ہو اور یہ بھی اختیار دیا گیا ہو کہ جب کوئی جائداد کسی غرض خیراتی کے مصرف کے واسطے وقف ہو یا اوسکے مصرف مین آنے والی ہو تو لوکل گورنمنٹ اُسکے متولی یا متولیون کی یا اوس شخص یا اشخاص کی درخواست پر جو اُسکو امور خیراتی مین صرف کر رہی ہون اوس کو خزانچی مذکور کے ایسی شرائط کے ساتھ جو متعلق اوسکے صرف یا آمدنی کے صرف کے مابین لوکل گورنمنٹ اور ایسی درخواست دہندگان طے پاوین حوالہ کرے لیکن حوالہ کرنیوالا حکم خزانچی کو جائداد موقوفہ کے انتظام کی بابت کوئی ہدایت نہ کریگا نہ اوسپر کوئی ذمہ داری نسبت اوسکے انتظام کے بحیثیت متولی کے عاید کریگا۔

(ب) خیراتی غرض مین غربا کی پرورش تعلیم امداد طبی اور کسی رفاہ عام کی مقصد کی اشاعت و ترقی شامل ہو لیکن کوئی ایسی غرض جو خاصتاً تعلیم مذہبی یا عبادت مذہبی سے تعلق رکھتی ہو اِس مین شامل نہین ہے۔

(ج) لوکل گورنمنٹ ایسے درخواست کنندگان کے استرضا سے ایسی املاک کے انتظام کیلئے جو خزانچی اوقاف خیراتی کے حوالہ کیا جا چکا ہو یا حوالہ کیا جانیوالا ہو اوسکا انتظام عمل مرتب کرنیکی مجاز ہوگی اور اُس وقت خزانچی مذکور کیلئے جائداد موقوفہ یا اُسکی آمدنی کے مطابق نظام مرتبہ کے انتظام و صرف کرنا لازم ہو جاویگا

ایکٹ ۶ ۱۸۹۰ء

یہ ایکٹ حال مین اغراض ذیل کیلئے تمام ہندوستان مین جاری کیا گیا ہو

تاکہ جو اوقاف خیراتی یا مذہبی اغراض عامہ کیلئے قائم کئے گئے ہین اُنکی نگرانی و اصلاح

مین سہولت ہو۔

۱ اونکی حساب وکتاب جانچنے اور اندرونی حالت انتظام دریافت کرنیکیلیے سہل طریقے حصول چارہ جوئی کے بہم پہونچاوے جائین۔ (دفعہ ۳۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۹۲۰ء)

۲ اون ایسی اوقاف کے متولیونکو عدالت سے امور انتظامی متعلقہ وقف مین مشورہ حاصل کرنیکے اختیارات دیے جائین تاکہ وہ نازک اور اہم معاملات مین عدالت کی راے سے مستفیض ہوکر کسی بیجا نکتہ چینی یا نقصانات سے محفوظ رہ سکین (دفعہ ۷ ایکٹ مذکور)

۳ جو مقدمات حسب منشاء دفعہ ۱۴۔ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء و دفعہ ۹۲۔ ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء مجموعہ ضابطہ دیوانی دائر کیے گیے ہون اونکے مدعیونکو حصول خرچہ مین سہولتین دینے کیلیے عدالت کو اختیار دیا گیا ہے کہ مدعاعلیہ سے ضمانت داخل کرائے جو آمدنی وقف کی مدعاعلیہ کے قبضہ مین ہو۔ اوسمین سے کوئی رقم داخل عدالت کراکر حوالہ مدعی کرے (دفعہ ۱۰۔ ایکٹ مذکور)

نوٹ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۹۲۰ء بطور ضمیمہ (ب) کے پمفلٹ ہذا مین شایع کیا جاتا ہے تاکہ اوسکے تفصیلی احکامات سے پبلک واقف ہوسکے۔

ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء کے مضامین اور طریق کارروائی پر تفصیلی بحث

بموجب دفعہ ۱۴۔ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء کے ہر شخص یا اشخاص جو کسی [illegible] یا مسجد [illegible] دینی سے پرستش یا عبادات ادا کی ہے یا انکو حق متعلقہ وقف سے [illegible] ہو بغیر اسکے کہ دیگر اشخاص اہل غرض سے اونکے ساتھ بطور مدعی شریک [illegible]

عدالت دیوانی مین بنام متولی یا مہتمم یا منتظم مسجد یا مندر یا مصرف مذکور یا رکن کمیٹی کے جو حسب ایکٹ ہذا مقرر ہوئی ہون نالش کسی مداخلت بیجا یا خیانت یا غفلت کار لازمی کے جو اوس مفوض الیہ یا مہتمم یا منتظم یا رکن کمیٹی سے درباب اوسکے امر مفوضہ اور محولہ کے سرزد ہوا ہو دائر کر سکتا ہے اور عدالت مذکور سے حکم بغرض تعمیل خاص کسی فعل کی بنا پر مفوض الیہ یا مہتمم یا منتظم یا رکن کمیٹی مذکور کے صادر اور ڈگری ہرجہ و خرچہ کی اوپر اوس مفوض الیہ یا مہتمم یا منتظم یا رکن کمیٹی کے نافذ ہو سکتی ہے اور حکم معزولی اوس مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم یا رکن کمیٹی کا بھی عدالت مذکور دے سکتی ہے۔

دفعہ ۱۸۔ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء کی حسب ذیل ہے

کوئی نالش بموجب ایکٹ ہذا کے بدون اسکے مسموع نہوگی کہ پیشتر ایک درخواست ابتدائی عدالت مین واسطے استجازت دائر کرنے نالش مذکور کے پیش کی جاوے اور وہ درخواست سادہ کاغذ پر گذر سکتی ہے اور عدالت کو لازم ہے کہ درخواست کو پڑھکر یہ تجویز کرے کہ آیا بادی النظر مین وجوہ کافی واسطے دائر کرنے اوس نالش کے ہین یا نہین اگر عدالت کے نزدیک ایسے وجوہ ہون تو اوسے رجاع نالش کی اجازت دے دفعہ مذکور کا دوسرا حصہ خرچہ کے متعلق ہے اس لیے اسکا نقل کرنا غیر ضروری ہے

دفعہ ۱۹۔ ایکٹ مذکور کسی مقدمہ کے دوران مین جو حسب دفعہ ۱۴۔ ایکٹ مذکور دائر ہوا ہو یا اوس سے قبل کسی درخواست کے گذرنے یا فیصل ہونے سے قبل یا بعد جو حسب

دفعہ ۱۸- مذکورۂ بالا دیگئی ہو حساب کتاب وقف کا یا اوسکے کسی حصہ کا داخل عدالت
کرانے کا عدالت کو مجاز کرتی ہی ملاحظہ ہو دفعہ ۱۹- ایکٹ مذکور

سوال یہ ہی کہ آیا دفعہ ۱۴ و ۱۸ مذکورۂ بالا صرف اونہین
ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء کن اوقاف سے متعلق ہے
اوقاف سے متعلق ہین جو بموجب رگولیشن ۱۹ سنہ ۱۸۱۰ء ضابطہ بنگال و رگولیشن ۷
سنہ ۱۸۱۷ء ضابطہ مدراس زیر نگرانی گورنمنٹ رہے ہون اور حسب منشاء ایکٹ ۲۰
سنہ ۱۸۶۳ء اونکا انتظام اور اہتمام اور نگرانی گورنمنٹ نے اپنے سے نکال کر دیگر مہتمم کو
یا کسی کمیٹی کو سپرد کیا ہو یا تمام اون اوقاف سے بھی متعلق ہی جو ایسی نوعیت کے
ہون کہ ایکٹ مذکور کے تحت مین آسکتی ہون خواہ وہ سنہ ۱۸۶۳ء مین موجود تھے یا بعد
کو موجود ہوئے مسٹر امیر علی کی رائے ہی کہ دفعات بالا صرف اونہین اوقاف سے
متعلق ہین جو حسب منشاء ایکٹ مذکور گورنمنٹ کی نگرانی سے نکلکر دوسری منتظمین
کی تولیت مین آئے ہون اور اونکی یہ بھی رائے ہی کہ سوائے ایسے اوقاف کے
دیگر اوقاف کیلئے اجازت محولہ دفعہ ۱۸- ایکٹ مذکور لینے کی بھی ضرورت نہین
ہی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۶ مین - تائید مسٹر امیر علی یہ رائے ظاہر
کی گئی تھی کہ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء ایسی اوقاف سے متعلق نہین ہی کہ جو سنہ ۱۸۶۳ء
کے بعد قائم ہوئے ہون اور جو لازماً زیر نگرانی بورڈ رہے ہون لیکن اسی ہائیکورٹ
نے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ - صفحہ ۲۳۶ مین بعد کو اپنی رائے کو تبدیل
کیا اور یہ طے کیا کہ ایکٹ مذکور تمام مذہبی اوقاف عامہ سے متعلق ہی خواہ وہ

۱۸۶۳ء مین موجود رہے ہون یا نہین اور خواہ وہ زیر اہتمام بورڈ آف ریونیو
آئے ہون یا نہین ہائی کورٹ کلکتہ و ہائی کورٹ مدراس کی رائین بھی اس
آخری فیصلہ کے موافق و مؤید ہین۔ ملاحظہ ہو جلد ۲۲۔ انڈین لا رپورٹ مدراس
صفحہ ۲۲۳ صفحہ ۲۲۸ و جلد ۳۴ انڈین لا رپورٹ کلکتہ صفحہ ۹۸۷ و صفحہ ۹۴
و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۶۶ امندرجہ بالا نظائر کے دیکھنے سے
اور دفعہ ۱۸۔ ایکٹ ۲۰ ۱۸۶۳ء کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہے کہ بغیر اجازت
محولہ دفعہ ۱۹۔ ایکٹ مذکور کے ایسی اوقاف کے متعلق جو زیر تابع ایکٹ مذکور
ہون خواہ اونکا انتظام کبھی سپرد گورنمنٹ رہا ہو یا نہین اور باتباع ایکٹ
مذکور منتقل ہوا ہو یا نہین اور اونکا وجود ۶۳ء مین رہا ہو یا نہین اجازت
صاحب ڈسٹرکٹ جج بنا بر حصول دادرسی ہائے ذیل ضروری ہے اول متولی
یا منتظم یا مہتمم یا رکن کمیٹی کے کسی مداخلت بیجا یا خیانت یا غفلت کار لازمی
کے متعلق دوسری عدالت مذکور سے ایسے مہتمم یا کارکن یا رکن کمیٹی یا متولی کے
خلاف حکم واسطے تعمیل خاص کے فعل کے حاصل کرنے کیلئے اور بربنا کسی
مداخلت بیجا یا خیانت یا غفلت کار لازمی کے ڈگری ہرجہ وخرچہ حاصل
کرنے کیلئے تیسری حساب وکتاب وقف کا یا اوسکی کسی حصہ وقف کا داخل
عدالت کرانے کیلئے چوتھے متولی یا رکن کمیٹی یا مہتمم کے معزول کرانے
کے لیے۔

[illegible] بموجب اجازت عدالت ضروری ہے

ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء مین جدید متولی کے تقرر کی بابت کوئی شرط نہین ہے

ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء کے بموجب متولی معزول کیا جا سکتا ہی لیکن متولی کے تقرر کا اختیار حسب منشار ایکٹ مذکور عدالت کو نہین ہی صرف جو کمیٹیان باتباع منشار دفعہ ۷ - ایکٹ مذکور قائم ہوئی ہون اونہین کے ممبرون کے تقرر اور خانہ پری کا اختیار رہے - (ملاحظہ ہو جلد ۵ - آلہ آباد لا جرنل صفحہ ۱۹۱ - اور جلد ۹ - انڈین کیس صفحہ ۱۶۹) لہذا تقرر متولی کرانے کا طریقہ یہ بھی ہوگا کہ پہلے حسب منشار ایکٹ مذکور متولی معزول کرایا جاوے اور پھر دوسرے متولی کی تقرری کی بابت دعوی کرنے کی اجازت حسب دفعہ ۹۲ - ایکٹ سنہ ۱۹۰۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی لی جاوے اور تب متولی مقرر کرایا جاوے (ملاحظہ ہو جلد ۹ - انڈین کیس صفحہ ۱۶۸ - محولہ بالا)

ظاہر ہے کہ یہ ایک غیر ضروری طوالت ہی - لیکن جب تک ایکٹ ۲۰ - سنہ ۱۸۶۳ء ترمیم نہو یہ زحمت لازمی ہے -

درخواست اجازت حسب دفعہ ۱۸ کس عدالت مین دینا چاہیے

ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء کے دفعہ ۲ مین عدالت جس کے سامنے دعوی ہو سکتا ہی یا درخواست دی جا سکتی ہی اوسکی تعریف یون کی گئی ہی - کہ وہ ایسی عدالت مرافعہ اولی ہی جسمین مسجد مندر یا مذہبی مصرف واقع ہو یا جسکی عطیہ کی بابت کوئی نالش یا درخواست حسب ایکٹ ہذا دی جاوے یا کی جاوے

پس جہاں شئی موقوف بہا مثلاً امام باڑہ یا مسجد یا خانقاہ وغیرہ واقع ہو
وہاں کی عدالت ڈسٹرکٹ جج کے یہاں درخواست اجازت دینا چاہیے

درخواست اجازت پر کارروائی

عدالت بغیر دوسری فریق کو ارجاع نالش کا نوٹس دیئے ہوئے محض درخواست کے مضامین پر غور کرنیکے بعد اگر مناسب سمجھے اجازت ارجاع نالش دیسکتی ہے

عدالت کے اختیارات

عدالت کو محض علی الظاہر وجوہ مندرجہ درخواست پر غور کرنا چاہیے اور اگر اون وجوہ سے عدالت کو اجازت دینا مناسب ہو تو اجازت دینا لازمی ہے اختیاری نہیں ہے (ملاحظہ ہو دفعہ ۱۸ . ایکٹ مذکورہ کے الفاظ اور اونکی تعبیر جو الہ آباد ویکلی نوٹ کے فیصلہ مین کی گئی ہی)

باب چہارم

ضابطہ دیوانی کا تعلق اوقاف سے

ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء — مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دفعات ۹۲ و ۹۳ متعلق اوقاف حسب ذیل ہیں

دفعہ ۹۲ کی عبارت یہ ہے

فقرہ اول — جو امانت صریحاً یا معناً واسطے اغراض خیرات عام یا امور مذہبی کے قرار دی گئی ہو جب اوسکی خلاف ورزی بیان کی جاوے یا ایسی امانت کے

...کے لئے عدالت کی ہدایت ضروری متصور ہو تو ایڈوکیٹ جنرل ایک ہی یا دو یا کئی اشخاص جو اوس امانت مین غرض رکھتے ہون اور ایڈوکیٹ جنرل کی اجازت تحریری حاصل کر چکے ہون اصل عدالت دیوانی مرافع اولی مین یا کسی اور عدالت جسے لوکل گورنمنٹ نے اس بارے مین اختیار عطا کیا ہو جسکی اختیارات سماعت کے حدود ارضی کے اندر کل یا کوئی جزو شی امانتی کا ہو واسطے حصول ڈگری امور مفصلہ ذیل کے نالش رجوع کر سکتے ہین عام اس سے کہ نالش مین شی دعوی نزاعی ہو یا نہو۔

(الف) موقوفی کسی امین کی

(ب) تقرری نئے امین کی

(ج) حوالہ کیا جانا کسی جائداد کا امین کو

(د) حکم دینا طیاری حسابات اور تحقیقات کا

(ہ) اس امر کا استقرار کرنا کہ کس تناسب سے جائداد امانتی یا اوس کی محاصل کا حصہ کسی خاص مقصد وقف مین منتقل کیا جائیگا۔

(و) اسبات کی اجازت دینا کہ کل یا جزو جائداد امانتی کو کرایہ یا پٹہ پر دیا جائے یا بیع کیا جائے یا رہن رکھا جائے یا بدل لیا جائے۔

(ز) قرار دینا ضابطہ کا

(ح) یا داد رسی مزید یا اور کسی طرح کی ایسی داد رسی کرنا جو بہ نظر نقرہ ...

فقرہ دوم

نوعیت مقدمہ کے ضروری ہو سوائے اوسکی جیسا کہ ایکٹ اوقاف مذہبی ۱۸۶۳ء مین حکم ہے کوئی نالش نسبت حصول کسی دادرسی مصرحہ ضمن ا دفعہ ہذا کے کسی امانت مصرحہ ضمن مذکور کی نسبت نہین کی جاویگی سوائے بمطابقت احکام مصرحہ بالا کے فقرہ اول مین الفاظ خط کشیدہ کی معنی قابل غور ہین اور اونکی تعبیر فیصلہ جات مین حسب ذیل کی گئی ہے۔

اغراض عام کی تعریف

اغراض عام وہ ہین جنہین تمام فرقہ کے حقوق متعلق ہون (ملاحظہ ہو جلد ۱۳ - الہ آباد لا جرنل صفحہ ۱۱۷ - فیصلہ پریوی کونسل - مگر ایسا وقف جس کا مقصد محض کسی خاص فرقہ کے فقرا کی امداد یا کسی خاص فرقہ کی اصول کی اشاعت ہو وقف مذہبی اغراض عامہ کی تعریف سے نکل نجادیگا ۔ شامل رہیگا (ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۴۶۴) -

غرض کی تعریف

غرض ذاتی یا صریحی ہونے کی ضرورت نہین ہے - امور وقف سے کسی طرح کا تعلق رکھنا کافی ہے لیکن تعلق آیندہ پر متعلق نہونا چاہیے موجودہ تعلق ہونا چاہیے مثلاً مسجد کا نمازی یا مجاور یا امام باڑہ کی مجالس کا شرکت کرنے والا یا شوالہ کا پوجا کرنے والا دعوے کرسکتا ہے (ملاحظہ ہو ساجید ربنام گورموہن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۱۸ و جوگل کشور بنام چھمن داس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۵۹

ومنوہر بنام لکھمی رام انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ - صفحہ ۲۴۷ - وچھوٹے لعل بنام منوہر انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۵۰ فیصلہ پروی کونسل)

اجازت کی تعریف

اجازت صریحی اور صاف الفاظ مین ہونا چاہیئے قبل ارجاع نالش اجازت لینا چاہیئے اجازت مابعد کام نہین دیسکتی (ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۱۶۲)

جن دادرسیون کی بابت اجازت لی ہو اونہین کی بابت دعوے ہوسکتا ہے (دیکھو سید حسین بنام کلکٹر کیرا - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۹)

اجازت نامہ بنام ہر دو سایلان کو ملنا چاہیے ورنہ اجازت ناجائز ہوگی (دیکھو گوپال ونی بنام کنودنی انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۱۶۲)

دفعہ ۹۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے قیود

اول - صرف اشخاص ذیل مدعی ہوسکتے ہین -

(الف) ایڈوکیٹ جنرل - پریسیڈنسی ٹون وصوبہ بنگال وبہار وغیرہ مین اور لیگل ریمبرنسر صوبہ آگرہ واودھ مین -

(ب) کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر ضلع یا کوئی افسر جس کو لوکل گورنمنٹ نے اختیارات دعوی تفویض کئے ہون ایسی اختیارات صوبہ پنجاب مین ڈپٹی کمشنران کو حاصل ہین -

(ج) کوئی دو شخص جنکو وقف سے تعلق ہو اور جنھون نے صریحی اجازت تحریراً نام بنام ایسے دعوے کے دائر کرنے کی بابت اڈوکیٹ جنرل سے یا لیگل ریممبرنسر سے یا ڈپٹی کمشنر یا کلکٹر یا کسی افسر سے جو مجاز دینے اجازت کا منجانب لوکل گورنمنٹ حسب دفعہ ۹۲ ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء ضابطہ دیوانی کیا گیا ہو حاصل کر لی ہو۔

دوسرے۔ بغیر اجازت مذکورہ فقرہ (ج) مصرحۂ بالا دعوی نہین ہو سکتا اجازت شامل عرضی نالش ہونی چاہیے۔

تیسرے۔ دعوے صرف عدالت دیوانی مرافعہ اولی یعنی جہان ڈسٹرکٹ جج ایسی عدالت ہے وہان ڈسٹرکٹ جج کے یہان اور جہان ہائی کورٹ کو اختیارات معمولی متعلق سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی حاصل ہین وہان ہائی کورٹ مین اور دیگر ایسی عدالتون مین جنکو خاص طور سے گورنمنٹ نے مجاز سماعت ایسے دعوون کا کیا ہو ہو سکتا ہے۔

دفعہ ۹۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے قیود کن حالتون مین متعلق ہین

مسٹر جسٹس امیر علی کی رائے ہے کہ جو اوقاف خاص ہین اون کے متعلق مقدمہ کرنے کے لیے اجازت محولہ دفعہ ۹۲ مذکور لازمی نہین ہے اور یہ رائے قانون رائج الوقت اور دفعہ ۹۲ ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء کے الفاظ اغراض عامہ کی جو تعبیر پریوی کونسل نے جلد ۲۰ الہ آباد لا جرنل صفحہ ۱

این کی ہو اوسکی مطابق ہو تاہم اس امر کا تجویز کرنا کہ کون دعوی دفعہ ۹۲ مذکور کے تحت مین اور اوسکی قیود کے اندر آتا ہے عامۃ الناس کیلئے سخت دشوار ہے لیکن ایک واضح خط امتیازی ذیل کے معیار کے مطابق کھینچا جاسکتا ہے۔ جو دعوے کسی متولی جائز[^] یا متولی مقررہ عدالت وقف مذہبی یا خیراتی بنا بر اغراض عامہ کے مقابلہ مین اوسکی حیثیت تولیت کی بابت کسی قسم کی دادرسی چاہنے کیلئے دائر کئے جائین وہ دفعہ ۹۲ کے تحت مین آتے ہین جو دعوے کسی مسئلہ وقف خیراتی و مذہبی بنا بر اغراض عامہ کے متعلق کئے جائین اور اونمین اون دادرسیونکو چاہا جائے جنکا ذکر دفعہ ۹۲ ضابطہ دیوانی فقرہ جات الف تا ح مین ہے وہ تحت دفعہ ۹۲ مین ذیل مین ایسی مثالین درج کیجاتی ہین جن سے دفعہ ۹۲ ضابطہ دیوانی متعلق سمجھی گئی ہے۔

(ایسے دعووں کی مثالیں)

(۱) ایسے دعوے نہین علاوہ اپنی تولیت کے استقرار کی دادرسی کے کسی متولی کے معزول کئے جانے کی استدعا کی جاوے (دیکھو سید علی بنام علی جان انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ (۹۸)

(۲) ایسا دعوے جو مقابلہ کسی ایسے شخص کے کیا جائے جو اپنی طرز عمل اور اقبال سے وجود وقف کو تسلیم کرتا ہو اور بحیثیت متولی انتظام

[^] لفظ جائز کی اہمیت قابل لحاظ ہو اور یہی اصل معیار دفعہ ۹۲ کے تعلق کا ہے۔

کرنیکا ادعا کرتا ہو (دیکھو بدری داس بنام چنی لعل انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۷۸۹ و صفحات ۸۰۵ و ۸۰۶)

(۳) ایسے دعوے جو اس امر کے استقرار کے لیے کہ منتظمین حال متولیان جائز نہین ہین اور اونکی جگہ پر نئے متولیونکا تقرر ہونا چاہیے کیے جائین (دیکھو پراگ داس بنام ترمولی انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۳۱۹)

دفعہ ۹۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے قیود کن حالتوں مین متعلق نہین ہین

اول جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے جو اوقاف اغراض عامہ کیلئے نہین ہین اونسے دفعہ ۹۲ متعلق نہین ہے۔

دوسرے۔ جو دعوی کسی ذاتی حق کے نقض کیلئے جو کسی وقف سے متعلق ہو کیے جاوین اونسے دفعہ ۹۲ مذکور تعلق نہین رکھتی

تیسرے۔ جو دعوی کسی غیر شخص کے مقابلہ مین یعنی کسی غاصب یا جایداد موقوفہ کے ناجائز منتقل علیہم پر بغرض حصول دخلیابی کے جائین اونسے بھی دفعہ مذکور متعلق نہین ہو۔ پس صنف اول دوم وسوم کی نوعیت کے دعوی بلا حصول اجازت حولہ دفعہ ۹۲ ضابطہ دیوانی ہو سکتی ہین۔

دفعہ ۹۲ مین دعوی کی صنف اول کی مثال کسی جایداد وقف علی الاولاد کے متعلق جو دعوی ہولن

وہ ہین -

صنف دوم کی مثالین ذیل مین درج ہین -

(۱) ایسا دعوی جو کوئی شخص اپنی تئین متولی دوم کسی درگاہ کا استقرار کرانے اور متولی موجودہ کی شرکت مین کسی درگاہ کے چڑھاوے لینے اور انتظام کرنیکا مستحق قرار پانے کی بابت کرے (میان ولی اللہ بنام سید بابا انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۴۹۶ -)

(۲) ایسا دعوی جو کسی مندر آتشی کے متولیان اون حقوق انتظام کے حصول کیلئے بمقابلہ ایسے اشخاص کے کرین جو اُس انتظام مین خلل انداز ہوتے ہون (نوروزجی بنام دینو وخورشیدجی انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۰ پہ صفحہ ۵۴)

(۳) ایسا دعوی جو کسی دھنام (وقف خانقاہ اہل ہنود) کا سربراہ کار اس امر کے استقرار کیلئے دائر کرے کہ مٹھ (خانقاہ) اور اسکے زیر اہتمام جو جائداد ہی اسکی منتقل کرنیکا حق رکھتا ہو اور اُسکا نامزد کردہ شخص جائداد موقوفہ کے قبضہ پانیکا مستحق قرار دیا گیا (ناساڑھی بنام کھندا اسامی انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۵)

(۴) ایسا دعوی جو درمیان دو فریق کے بغرض حصول تولیت کسی جائداد موقوفہ کے برنباے ہر ایک کے استحقاق ترجیحی کے ہوا ہو محض مدعیان کے استقرار تولیت کا دعوی کیا گیا ہو (معافی جان بنام خادم حسین انڈین لارپورٹ

کلکتہ جلد ۲۲ دفعہ ۳۰۷۳ و بدری داس بنام چنی لعل انڈین لارپوٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۷۸۹

(۵) ایسا دعوی جوکسی مسجد کا نمازی یا مجاور اوس مسجد کی جایداد موقوفہ کے ناجائز انتقالات منسوخ کرانے اور خریدار غاصب کے بیدخل کرنے اور استقرار وقف کرانیکے متعلق کرے (ظفریاب علی بنام بختاور سنگہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلدہ صفحہ ۴۹۷ -)

(۶) ایسا دعوی جوکسی مسجد کا نمازی یا مجاور اوس مسجد کی مرمت کرانے مین جو شخص مزاحمت کرے اوسکے مقابلہ مین حق مرمت کا استقرار کرانیکی بابت کرے۔ (جواہرا بنام اکبر حسین انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۸)

نوٹ فیصلجات نمبر ۵ اور نمبر ۶ کے خلاف انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۷ و جلد ۱۱ صفحہ ۳۳ - مین جسمین کلکتہ ہائی کورٹ نے یہ طے کیا تھا کہ بدون حصول اجازت ایڈوکیٹ جرنل ایسے دعوے نہین ہوسکتے مگر انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۰ مین الہ آباد ہائی کورٹ کی رائے کا صحیح طرز استدلال پر مبنی ہونا تسلیم کیا گیا ہی اس لیے الہ آباد کے فیصلے ناطق سمجھنے چاہئین۔

(۷) ایسا دعوی جو محض اس امر کے استقرار کیلئے دائر کیا جاوے کہ فلان جایداد وقف ہے اور فریق ثانی اوس سے منکر ہے (جمال الدین بنام مجتبی حسین انڈین لارپورٹ الہ آباد جلدہ ۲ صفحہ ۱۳۱)

صنف سیوم کے دعوون کی مثالین حسب ذیل ہین۔

(۱) ایسا دعوے جو بمقابلہ کسی مدعاعلیہ کے جو جائز طور پر متوفی سربراہ کار مٹھ (خانقاہ)

اہل ہنود کا قائم مقام نہ مقرر کیا گیا ہو اور اپنے تئین غلط طور پر مستحق جانشینی قرار دیتا ہو بغرض اس امر کے استقرار کے کیا جاوے کہ وہ جانشین جائز نہین ہے اور مستحق ہبہ یا جایداد موقوفہ سے ہے (استری نواس بنام استری نواس انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۱)

(۲) ایسا دعوے جو کسی اراضی کی بابت جسپر مدعا علیہم نے ناجائز قبضہ کر لیا تھا۔ اس امر کے استقرار کیلئے کہ وہ قبرستان عام ہے اور حصول قبضہ و نظام عمل مرتب کرانے کیلئے کیا جاے ملاحظہ ہو (محمد بنام کلو انڈین لا رپوٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۷ و غضنفر حسین بنام یاور حسین انڈین لا رپوٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحات ۱۱۲ و ۱۱۷ و ۱۲۰ تا ۱۲۱ و ڈھونڈھے بنام محمد انڈین لا رپوٹ الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۱۶۶) نوٹ مثالات مندرجہ نمبر ۲ علی الظاہر دفعہ ۹۲ ضابطہ دیوانی کے تحت مین آتی ہین اور سمجھ مین نہین آتا کہ مقدمات مذکورہ سے کیون دفعہ ۹۲ متعلق نہین سمجھی گئی مگر چونکہ یہ نالشین بمقابلہ غاصب اشخاص کے تھین اور متولی جائز کے مقابلہ مین نہ تھین اس لیے عدالت العالیہ الہ آباد نے دفعہ مذکور کے مماثل سابق دفعہ ۵۳۹ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع کو غیر متعلق سمجھا۔

(۳) ایسا دعوے جو جائداد موقوفہ کے ایسی انتقالات جو اُسکی متولیان نے ناجائز طور پر کئے ہون اون کے منسوخ کرانے اور منتقل علیہم سے جایداد منتقل شدہ پر قبضہ حاصل کرنے کی بابت کیا جاوے (قاضی حسن بنام ساگن انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۷۰ و لچھمن داس بنام گپتر و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۶۵ و بشنوناتھ بنام رحمت انڈین لا رپورٹ

بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۴۰ - دجلی بائی بنام اودھی رام انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۲۹
(۴) ایسا دعوے جو کسی مندر کا متولی اسکی خزانچی اور مہتمم کے مقابلہ مین بوجہ حساب فہمی و بغرض
حصول ڈگری ایسی رقم کی جو ازروے حساب برآمد ہو دائر کرے دلپہر بنام نرسنگھ
انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۹۵)

عام ہدایتین

درخواست حصول اجازت ارجاع نالش کس مضمون کی ہونی چاہیے

درخواست حصول اجازت حسب منشاء دفعہ ۹۲ ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء و دفعہ ۱۸ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء
دا ایکٹ اوقاف مذہبی بہتر ہو کہ اوس عنوان سے لکھی جاوین جیسے کہ عرائض دعوے
وغیرہ لکھے جاتے ہین یعنی دفعہ وار کل واقعات ضروری مدعی کا تعلق وقف سے
دکھلانیوالے وقف کی نوعیت وجوہ جنپر استدلال کرنیوالے وقف کی موجودہ
حالت پر روشنی ڈالنے والے اگر متولی کی برطرفی کا دعوے ہو تو اوسکے افعال
بیجا جن سے اوسکی غفلت کار تصرف بیجا خیانت و بدنیتی ثابت ہوتی ہو
صاف اور سلیس طریقے سے بلا عبارت آرائی کے درج کئے جائین اور جن
کاغذات پر استدلال ہو انکا حوالہ صحیح صحیح دیا جاوے اور سابق مین جو
عدالتی کارروائیاں ہوئی ہوں انکا ذکر بھی کردیا جاوے تاکہ درخواست
ہی سے کل معاملات متعلقہ اور سب مطلب سمجھ میں آجاوین اور اصلیت
واقعات منکشف ہو جاوے - اور آخر مین جن دادرسیوں یا چارہ جوئیوں کی خواہش
ہو وہ بالتصریح درج کردی جائیں -

درخواست حساب فہمی و دریافت حال حسب دفعہ ۱۴ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء جہاں جائداد موقوفہ کا مابہ الامتیاز حصہ واقع ہو وہاں کی ڈسٹرکٹ جج کو دینا چاہیئے یا جہاں ہائی کورٹ کو اختیار سماعت معمولی مقدمات دیوانی ابتدائی حاصل ہیں وہاں ہائی کورٹ کو دینا چاہیئے۔

اس درخواست کے مضامین کی تصدیق دفعہ دار سائل کو اپنے علم و یقین سے حلف سے کرنا چاہیئے اور درخواست سے سائل کا تعلق وقف سے اور جس قسم کی وہ چارہ جوئی چاہتا ہو اوسکی تفصیل صاف صاف درج ہونا چاہیئے۔

نوٹ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۹۰ء تمام برٹش انڈیا (حصص ہند زیر حکومت سلطنت برطانیہ) میں نافذ ہے۔ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء سوائے صوبۂ بمبئی کے جہاں صرف شمالی کنارہ میں نافذ ہو اور سوائے پریسیڈنسی ٹوٹس کے تمام صوبہ جات زیر ہند حکومت سرکار برطانیہ میں دفعہ ۹۲ ضابطہ دیوانی تمام صوبجات ہندوستان محروسہ سلطنت برطانیہ میں باسوائے اضلاع مندرجہ ذیل (سیڈولڈ ڈسٹرکٹ) کے نافذ ہو

ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء (ایکٹ اوقاف مذہبی اور دفعہ ۹۲ ضابطہ دیوانی کے مقاصد کا موازنہ

ہردو ایکٹ ہائے مذکور کے حدود عمل کا موازنہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ ۹۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی زیادہ وسیع ہے اسکی گرفت میں خیراتی اوقاف عام اور مذہبی اوقاف عام دونوں آتی ہیں اور ایکٹ اوقاف مذہبیہ صرف ایسے اوقاف مذہبی سے متعلق ہے خاصکر جن سے ایکٹ مذکور متعلق کیا گیا ہو بہر حال

[illegible]

[illegible]

دونوں قانون کے روسے اجازت لینا قبل ارجاع نالش ضروری ہے اسلئے سوائے اصطلاحی فرق کے عام پبلک کے لئے دونوں صورتیں یکساں ہیں۔

ضابطہ دیوانی کی عام دفعات ترتیب فریقین کے متعلق

(۱) ہر وہ شخص جسکے مقابلہ میں چارہ جوئی چاہی گئی ہو یا بنائے مخاصمت پیدا ہوئی ہو مدعا علیہ بنایا جا سکتا ہے

(۲) ایسی دعووں میں جو از روئے دفعہ ۹۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی ان دادرسیوں کے حصول کیلئے کئے جاویں جنکا ذکر دفعہ مذکور میں ہے متولیان کے منتقل علیہم فریق ضروری نہیں ہیں۔ لیکن اگر وہ مدعا علیہ بنائے جاویں تو کوئی ہرج نہیں ہے اور انکے مقابلہ میں یہ قرار دیا جا سکتا ہے کہ جو انتقالات اونکے حق میں کئے گئے ہیں وہ ناجائز ہیں مگر عدالت کو بمقابلہ ایسے منتقل علیہم جائداد موقوفہ منتقل شدہ کے قبضہ دلانیکا اختیار نہیں ہے۔ (ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحات ۱۱۲ و ۱۱۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۲۷ بصفحہ ۴۰۲)

منتقل الیہم فریق ہوسکتے ہیں یا نہیں

نوٹ۔ اودھ کے بظاہر منتقل علیہم کو قطعاً فریق غیر ضروری سمجھتے ہیں (ملاحظہ ہو اودھ لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۵۴۸ و جلد ۱۴ اودھ کیسیس صفحہ ۶۵)۔

مگر ہر پہلو پر نظر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ منتقل علیہم کا فریق کرنا اونکا منہ بند کرنیکے لئے اور آئندہ مقدمہ بازی روکنے کے لئے نہایت قرین مصلحت ہے اور ضابطہ بھی اسکے خلاف نہیں ہے چونکہ وقف سے ایسی منتقل علیہم کا منکر ہونا امر بدیہی ہے اور اسلئے درانحالیکہ وہ فریق کئے جائیں وہ آئندہ اپنے انتقالات کی جوازی و ناجوازی کا

کا عذر نہ کر سکیں گے اور وقف کی استقرار کے فیصلے کے پابند رہیں گے۔
(ملاحظہ ہو منو ہر بنام محمد انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۱۲۵۷)

جب کوئی دعوے کسی انجمن یا جماعت یا فرقہ کیطرف سے من حیث المجموع ہو تو ضرورت اسکی ہے کہ حسب آرڈر ۱۔ قاعدہ ۸۔ ضابطہ دیوانی عدالت سے ایک یا ایک سے زاید افراد بحیثیت نمایندہ کل جماعت کے اور بغرض فائدہ کل جماعت کے دعوے کرنیکی اجازت لیں یا کل ممبران مدعی ہوں۔ سکریٹری یا کارکن انجمن کو ممبران انجمن نے اوسے بذریعہ رزولیوشن کے تنہا دعوے کرنیکا مجاز ہی کیا ہو تو تنہا دعوے منجانب جملہ افراد انجمن نہیں کر سکتا۔ (ملاحظہ ہو محمدن ایسوسی ایشن بنام بخشی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۹۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۷۲۹ محمد بنام حسین۔)

نوٹ۔ جن صورتوں میں کوئی ایک فرد اپنی نقصان ذاتی کیلئے یا حقوق انفرادی کی چارہ جوئی کے لیئے مجاز دعوے ہو۔ وہ بحیثیت فرد واحد کے دعوی کر سکتا ہے۔ یہ ضابطہ اسکا مانع نہیں ہے۔ نتیجہ۔ اجازت حسب آرڈر ۱۔ قاعدہ ۸۔ ضابطہ دیوانی جماعتی دعووں کے لئے ہے مطابق الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلہ مطبوعہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۶۰۲ کے صریحی ہونا چاہیئے لیکن کلکتہ ہائی کورٹ کے بظاہر اسکی برعکس اجازت ضمنی کو بھی کافی مانتے ہیں۔
(دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۸۰ و جلد ۲۹ صفحہ ۱۰۰)

اگر متعدد متولی ہیں تو اون میں سے شخص غیر کے مقابلہ میں کوئی ایک دعوے کر سکتا ہے شرح محمدی امیر علی جسٹس امیر علی اسکی موئید ہیں لیکن مقدمہ بیچو لعل بنام عبد اللہ

مطبوعہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۸ یہ تجویز ہوا ہی کہ سب متولیون کو شریک دعوے ہونا چاہیے اور جو شریک نہون اونکو زمرۂ مدعا علیہم میں شامل ہونا چاہیے۔ اور یہی منشا ضابطہ دیوانی حال کا ہی۔

سر رولینڈ ولسن کی راے

باب پنجم قانون و ضوابط مروج الوقت کا اثر معاملات اوقاف پر

سر رولینڈ ولسن نے اپنی مشہور کتاب انیگلو محمڈن لا کے طبع ثانی کے صفحہ ۳۳۹ پر قانون مروج الوقت کے اثر کے متعلق ایک تنقید لکھی ہو جسکا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

گذشتہ چالیس سال کی مصلحت عامہ یہ رہی ہو۔ کہ اول تو ایک امتیاز اغراض خیراتی اور اغراض مذہبی کے درمیان جو شرع محمدی اور شاستر ہنود کیلیے ایسا ہی اجنبی ہو جیسا کہ انگلستان کی ... جبر ترجمہ ہند مقننین کیلیے پیدا کردیا جاے۔ اور صیغہ ثلاثہ سے نکالکر صیغہ عدل کے زیر تحفظ اوقاف مذہبی کردے جائیں یا ون کیلیے کو صرف اول الذکر کے ذریعہ سے بجاے اسکے کہ دونوں ذریعونسے داد رسی ملتی جیسا کہ انگلستان میں قاعدہ ہو داد رسی ملنا قرار دیا گیا ہو دوسری عدالتونکو بذریعہ خود ساختہ رکاوٹونکے ایک پر شکوہ جال کے جو بعض قانونکی پیدا کردہ اور بعض اونھیں کی ذہانت کا نتیجہ ہیں اوقاف کے تحفظ کے لیے بااندازہ اور بے محل دعوونکے دائر ہونے سے بچایا جاوے یہ بھی مصلحت تھی یہ دونوں کارروائیاں ممکن ہو کہ گزیدہ رہی ہوں یا ان وجوہ سے جنکا ذکر ہو چکا ہو ممکن ہو کہ عیال ہند کی کسی شاخ کو اون فرائض کے مطابق جو انگلستان کے جنوبی کمشنرس کو دی گئی ہیں فرائض سپرد کرنا ناقابل عمل رہا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر

اگر مقدمہ بازیکی قدرتی بہار کے روکنے کے لیئے کوئی سامان نہوتا اور کوئی دوسرا راستہ شکایتونکے لیئے نہوتا تو عدالتہاے دیوانی جیسے اسوقت منضبط ہیں اونکیلئے یہ بارنا قابل برداشت ہوجاتا۔ لیکن اگر یہ پالیسی اختیار کرتا ناگزیر تھا تو ایسے ہی اون متواتر اور بکثرت پیدا ہونیوالی شکایتونکا ہوتا کہ اوقاف کے سرمایہ تغلب و تفرف بیجا میں آنوسے ہیں ناگزیر ہی"۔

دفعہ ۹۲ ضابطہ دیوانی کے بنانیکا منشاء انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۱۸ میں بہ صفحہ ۴۲۵ وانڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۷۸۹ میں بہ صفحہ ۴۹۱ یوں بیان کیا گیا ہی۔

"اصلی غرض اس دفعہ کے قیود کی تمکو صاف طور پر یہ معلوم ہوتی ہی کہ اگر تمام وہ لوگ جو کسی وقف سے تعلق رکہتے تھے اگر اون سب کے سب کا شریک دعوے ہونا ممکن ہوتا تو ہر وقف وہ سب ملکر دعوے بابت نقض امانت کے وقف کے کرسکتے تھے۔ لیکن چونکہ اون سب کا شریک دعوے ہونا نا قابل عمل یا خالی از دشواری نہ تھا اسلیئے یہ مصلحت سمجہا گیا کہ اون میں سے کچھ بغیر دوسرونکے شامل کئے ہوے دعوے کرسکیں بشرطیکہ وہ ایڈوکیٹ جنرل یا کلکٹر ضلع کی اجازت حاصل کرلیں اور یہ شرط اسلیئے رکہی گئی ہی کہ غیر معمولی تعداد میں پریشان کن اور بے محل دعوے متولیوں کے خلاف متعدد نہیے لوگوں کے نام سے جو وقف سے کچہہ بھی تعلق رکہتی ہوں

لا رپورٹ کلکتہ کی رائے

دائر ہو سکیں" دفعہ ۱۸۔۱۰ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء (ایکٹ اوقات مذہبی) بھی ایسی ہی شرط حصول اجازت کی عائد کرتی ہے اور دفعات ۴ و ۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۹۲۰ء کا بھی منشا یہی معلوم ہوتا ہے کہ کچھ نہ کچھ رکاوٹیں درخواست ہائے حساب فہمی و دریافت حال کے منظور ہونے میں ضرور موجود رہیں۔

مصنف کی رائے

قانون کا جو کچھ بھی منشا ہو اور کیسی ہی نیک نیتی پر یہ منشا کیوں نہ مبنی ہو اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ رکاوٹیں سر رُولینڈ ولسن کے بقول ایک شاندار جال کے مانند ہیں جن میں بیجا شکایتوں کے ساتھ جا شکایتیں بھی پھنس کر رہجاتی ہیں اور بسا اوقات نیک نیتی سے اوقاف کی اصلاح چاہنے والی جائز چارہ جوئی سے بھی محروم رہ جاتے ہیں۔ اسکے وجوہ صاف ہیں اول تو ہندوستان کی پبلک کا بہت بڑا حصہ قومی ضروریات سے بیخبر ہے۔ اور اسکے ساتھ ہی ضابطہ اور قانون کی باتوں سے بھی بے بہرہ ہے اسلئے اوقاف کے اصلاح کا خیال انکے دلوں میں قدرتاً پیدا ہی نہیں ہوتا اور ہوتا بھی ہے تو ضابطہ کے قیود اور حصول اجازت کے دشواریوں سے طبیعت اوبج کر رہ جاتی ہے۔ اور صرف ایسی ہی لوگ ان تمام دشواریوں اور دقتوں کو جھیل سکتے ہیں جن کو کوئی خاص کد یا کاوش اصلاح وقف کے متعلق ہو۔ ظاہر ہے کہ ان میں سے معدودے چند بے لوث حسبۃً للہ کوشش کرنے والے

ہوتی ہیں اور باقی اکثروں کی کوشش ذاتی، اغراض اور ذاتی خصومتوں پر مبنی ہوتی ہے جن وجوہ سے ایسے لوگ باوجودسعی بلیغ کے مستحق اجازت نہیں سمجھی جاتے دوسری وجہ اصلاح اوقاف میں دشواریاں پڑنیکی یہ ہوتی ہے کہ متولی خائن جائداد پر قابض و متصرف ہوتا ہے جائداد وقفی اوسکی ذاتی وجاہت اور اثر کو بھی بڑھا دیتی ہے اور اون کو حکام رس بھی بنا دیتی ہے پس اوس کے بالمقابل آنے والے لوگ وہی کامیاب ہوسکتے ہیں جو ایسے رسا ہوں کہ اولاً حکامان مقامی کو اپنا ہم خیال بنا کر عاملانہ صیغہ سے اجازت ارجاع نالش حاصل کریں اور اخلاقی ہمت اور قومی درد سے کام لے کر ایک ذی اثر شخص سے بڑا شبکر اپنا ذاتی سرمایہ اور بیش قیمت وقت متولی خائن کے قبضہ سے املاک وقف کی نکالنے میں صرف کرسکیں ایسے افراد ہر فرقہ میں الشاذ و کالمعدوم ہیں۔

تیسری وجہ اصلاح اوقاف میں حائل ہونے والی اس غرض کے لئے کسی قومی سرمایہ کا موجود نہ ہونا ہے جس سے ایک باضابطہ صیغہ ایسا کھل سکے جس کا کام محض اوقاف

کے حالات کی جانچ اور اصلاح اور اون کے متعلق
مقدمات دائر کرنا ہو ان امور پر نظر کر کے ایسے ہی لوگ غنیمت ہیں
جو کسی ذاتی غرض سے انتقاماً یا خصومتاً ہی کیوں نہو کسی وقف کے خلاف
منشاء واقف تصرف بیجا ہونے کی درپئے اور اوس کے متولی کی
اصلاح اور افشاء راز و اعلان غلط کاری پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔
اسلئے کہ اون کے افعال گو خودغرضی پر مبنی ہوں قومی خیر پیدا کرینگے
باعث ہوتے ہیں۔ پس میرے نزدیک درخواست اجازت
ارجاع نالش کی منظوری بہ سہولت محض مضامین درخواست
و کاغذات منسلکہ کے بناپر دیدینا چاہیئے۔ زائد سے زائد سائل
سے مدعا علیہ متولی کے خرچہ کی ضمانت لے لینا چاہیئے اگر دعویٰ
بیجا ہوگا تو عدالت خود اس کو خارج کردیگی اور شکایات
وقف کی صحت و عدم صحت کا اندازہ ہو جائے گا۔
دوسری تدبیر بیجا اور جھوٹی دعووں کے روکنے کی اور اوقاف
کے متولیوں کو اون سے محفوظ رکھنے کی یہ بھی ہو سکتی ہے کہ بجائے
محض عاملانہ تحقیقات کرانے کے جس مذہب و ملت کا وقف
ہو اوس کی اگر کوئی مسلمہ جماعت اوقاف کی نگران ہے تو ایسی
درخواستوں پر قبل صدور حکم آخر اوس جماعت کی رائے

لینا چاہیے۔ اور اوسکے نتیجہ تحقیقات کا درخواست کی منظوری اور عدم منظوری کیوقت لحاظ ہونا چاہیے۔

تجربہ یہ تبلاتا ہے اور ہم روز دیکھتے ہیں کہ ہندوستان میں صدہا اوقاف اسوقت دست برد اور تصرف ذاتی میں پڑے ہوے ہیں اور اون کو ملکیت ذاتی سمجھ کر لوگ قابض ہیں۔ عہد سلطنت اسلامیہ میں ایک عہدہ ناظر اوقاف کا تھا جو ان تمام اوقاف کی تحفظ و نگرانی کیا کرتا تھا۔ عہد سلطنت برطانیہ میں کہنا چاہیئے کہ وہی عہدہ ایڈوکیٹ جنرل کا کہا گیا ہے مگر درحقیقت ایڈوکیٹ جنرل کے اختیارات اوتنے وسیع نہیں ہیں نہ اوس کے منصب کا دائرہ اثر اسقدر کشادہ ہے نہ اون کا دفتر اسقدر مرتب ہے جیسا کہ اتنی مختلف المذاہب آبادیوں والے صوبوں کے ناظر اوقات کا ہونا چاہیئے۔

اگر گورنمنٹ اوقاف کے مذہبی ادارات سمجھ کر قطع تعلق کرنا چاہتی ہے۔ تو کم از کم ہر مذہب کے اوقاف اوسی مذہب کے کسی مسلمہ جماعت کی نگرانی میں دیدیے جاویں اور اوس جماعت کے صیغہ اوقاف کے اخراجات مثل ایڈوکیٹ جنرل کے دفتر کے اخراجات کے محاصل سرکاری سے دیے جائیں اور مثل دیگر صیغہ جات سرکاری کے

ایسے صیغہ کے اعمال کی کارروائیوں کی نگرانی اور جانچ اور
اون کی سرمایہ کی نگہداشت کو کل گورنمنٹ اپنے متعلق رکھے
تب تو نگرانی اور اصلاح اوقاف کی ہوسکتی ہے ورنہ ع این
خیال است ومحال است وجنوں۔

سید کلب عباس وکیل

اعلان

اس رسالہ کا حق تالیف صیغہ اوقاف
آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ کے حق میں
محفوظ ہی لہذا کوئی صاحب بغیر اجازت
صیغہ مذکور یا مصنف اسکی چھاپنے کا قصد
نفرمائیں اس کتاب کے تالیف اور اشاعت سے جو فائدہ ہوگا
اوسکو مصنف نے صیغہ وقف مذکور کو بحل کردیا ہے

سید کلب عباس وکیل مصنف

(ضمیمہ الف) ایکٹ نمبر ۲۰ بابت ۱۸۶۳ء جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر ہند
اجلاس کونسل کے حضور سے صادر ہو کر ۱۰ مارچ ۱۸۶۳ء کو جناب محتشم الیہم کی پیشگاہ
سے منظور ہوا ایکٹ بدین مراد کہ سرکار عطیات دینی کے انتظام سے دستکش ہو سکے۔
ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ جو امورات از روے قانون ۱۹ بابت ۱۸۱۰ء مجموعہ قوانین بنگالہ
دکہ بغرض تصرف واجب دیہ خراج اور پیداوار اراضیات عطیہ صرف مساجد ومنادر
ومدارس وغیرہ امورات وتعمیر وترمیم پل وسرائے وکٹرہ وغیرہ عمارات مفید عام اور نیز
واسطے حفاظت اور علیحدگی جائداد نزول کے صادر ہوا تھا، اور از روے قانون ۷ بابت ۱۸۱۷ء
مجموعہ مدارس جو بمراد تصرف واجب اوپر خراج اور پیداوار اراضیات عطیہ صرف مساجد
ومنادر ومدارس وغیرہ امورات مفید عام اور قایم رکھنے اور درست کرنے پل و [illegible]
وغیرہ عمارات مفید عام اور نیز واسطے حفاظت اور علیحدگی جائداد نزول کے معرض صدور میں
آیا تھا، صاحبان بورڈ ریونیو اور صاحبان لوکل ایجنٹ پریزیڈنسی فورٹ ولیم بنگالا اور پریزیڈنسی
مدراس کو مفوض ہوئے تھے اور نیز یہ جسقدر کہ اہتمام اراضیات عطیہ مصارف
مساجد ومنادر وغیرہ مصارف دینی متعلق ہیں ونسبے اور تصرف اون عطیات سے جو کہ واسطے
قایم رکھنے ایسے مصارف دینی کے کئے گئے ہیں اور ترمیم اور تحفظ عمارات متعلقہ انکے سے
اور تقرر مفوض الیہوں اور منتظموں کے اور نیز ہر طرح کے تعلق سے جو کہ ساتھ انتظام ایسے
مصارف مذہبی کے ہے صاحبان موصوف سبکدوش کئے جاویں اور لہذا بجا کہ بغرض مذکورہ بالا
یہ مناسب متصور ہوا کہ قانون ۱۹ بابت ۱۸۱۰ء مجموعہ بنگالہ اور قانون ۷ بابت ۱۸۱۷ء مجموعہ مدا

جسقدر جزو کہ عطیات مصارف مساجد اور مناور وغیرہ مصارف دینی سے متعلق
ہے منسوخ کیا جاوے لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے: دفعہ ۱ جسقدر اجراے قانون
۱۹ سنہ ۱۸۱۰ء مجموعہ بنگالہ اور قانون ۷ سنہ ۱۸۱۷ء مجموعہ مدراس کے عطیات مصارف مساجد
ومناور وغیرہ مصارف دینی سے متعلق ہیں منسوخ کیے گئے: دفعہ ۲ ایکٹ ہذا میں
جو الفاظ کہ بمعنی صیغہ واحد مندرج ہیں حاوی معنی صیغہ جمع اور جو الفاظ کہ بمعنی جمع
ہیں وہ محتوی معنی صیغہ واحد متصور ہونگے: الفاظ بمعنی صیغہ مذکر مشتمل معنی صیغہ
مونث سمجھے جاوینگے: الفاظ عدالت دیوانی اور عدالت سے عدالت بالاتر مجاز
سماعت مقدمات دیوانی مرافعہ اولی اوس ضلع کی جسمیں کہ اوس مسجد یا مندر
یا مصرف دینی کا وقوع ہو جسکی بابت یا جسکے عطیہ کی بابت حسب ایکٹ ہذا کوئی
نالش دایر ہو یا درخواست کیجاوے مفہوم ہوگی: دفعہ ۳ نسبت ہر مسجد
یا مندر یا دوسرے مصرف دینی کے جسکے احکام کسی ایک قانون کے قوانین متذکرہ دفعہ ۱
سے متعلق ہیں اور جسکے واسطے مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم کے مقرر کرنیکا اختیار بروقت
نفاذ ایکٹ ہذا گورنمنٹ یا کسی عہدہ دار سرکاری کو مفوض ہو یا اوس اختیار کو
وہ عمل میں لاسکے یا جسمیں تقرر ایسے مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم کا مشروط
اوپر منظوری گورنمنٹ یا کسی عہدہ دار سرکاری کے ہو تو لوکل گورنمنٹ کو لازم ہے
کہ ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد حتی الامکان جلد بندوبست خاص جیسا کہ ایکٹ
ہذا میں آیندہ مرقوم ہو عمل میں لاوے:

دفعہ ۴ درصورتیکہ ایسے مسجد یا مندر یا دوسرے معرف دینی کے جو بروقت نفاذ ایکٹ ہذا تحت اہتمام کسی ایسے مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم کے ہو جسکے تقرر کا اختیار گورنمنٹ کو یا کسی عہدہ دار سرکاری کو مفوض نہیں ہو یا اوسکی جانب سے عمل میں نہ آسکتا ہو یا پابند اوسکی منظوری کا نہو لوکل گورنمنٹ کو لازم ہو کہ ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد حتی الامکان جلد کل جائداد اراضی وغیرہ کو بروقت نفاذ ایکٹ ہذا زیر اہتمام یا بقبضہ بورڈ رفینیو یا کسی لوکل ایجنٹ کے ہو اور مسجد یا مندر یا دوسرے معرف دینی مذکورسے علاقہ رکھتی ہو بجز اوس جائداد کے جسکے واسطے ایکٹ ہذا میں آئندہ حکم ہو اوس مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم مذکور کے منتقل کرے اور اختیارات اور ذمہ داریاں بورڈ رفینیو اور لوکل ایجنٹ کی نسبت اوس مسجد یا مندر یا دوسرے معرف دینی کے اور کل اراضی وغیرہ جائداد کے جو اوس نہج پر منتقل کی جاوے بجز اون امورات اور ذمہ داریوں کے جو قبل انتقال مذکور بورڈ رفینیو یا کسی لوکل ایجنٹ سے ظہور میں آئے ہوں یا انپر عائد ہوئی ہوں ختم اور موقوف ہو جاوینگی۔

دفعہ ۵ جبوقت کسی وجہ سے عہدہ کسی مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم کا جسپر کوئی جائداد بموجب دفعہ بالا کے منتقل کی جاسے خالی ہو اور تنازع نسبت استحقاق تقرر اوس عہدہ دار کے پیدا ہو تو واسطے ہر شخص کے جو اوس مسجد یا مندر یا دوسرے معرف دینی سے جسکے ساتھ

جائداد مذکور تعلق رکھتی ہے سروکار رکھتا ہو یا جسکو خصوصیت با دا ے رسم پرستش یا عبادت کے یا جسکو کوئی کام متعلقہ اسکا مفوض ہو جائیز ہوگا کہ عدالت دیوانی میں واسطے تقرر منتظم اوس مسجد یا مندر یا دوسرے مصرف دینی کے درخواست گذرانے بعد اسکے عدالت مذکور اوس کو تا وقتیکہ کوئی اور شخص ازروے نالش دیوانی اپنا استحقاق عہدہ مذکور پر مقرر ہونے کا ثابت کرے منتظم مقرر کر دے اور جو منتظم کہ اس نہج پر عدالت دیوانی سے مقرر کیا جاوے وہ تمام اختیارات رکھیگا اور عمل میں لاویگا جو ازروے ایکٹ ہذا یا کسی دوسرے ایکٹ کے مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم سابق کو جسکی جگہہ یہ منتظم عدالت سے مقرر کیا گیا ہو نسبت اوس مسجد یا مندر یا مصرف دینی کے یا اوسکے متعلق جائداد کی نسبت رکھتا تھا یا عمل میں لا سکتا تھا۔ دفعہ ۱۶ حقوق اور اختیارات اور ذمہ داریاں ہر مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم کی جسکو اراضی وغیرہ متعلقہ کسی مسجد یا مندر یا دوسرے مصرف دینی کی حسب صراحت دفعہ ۴ ایکٹ ہذا کے منتقل کی گئی ہو اور نیز شرائط اون کے تقرر اور انتخاب اور معزولی کی وہی ہونگی جو کہ درصورت عدم نفاذ ایکٹ ہذا اسکے ہوتیں۔

دیکھو صفحہ ۱۶ تا ۲

بجز اسکے کہ از رو سے ایکٹ ہذا کے اونپر نالش دیوانی ہوسکیگی
اور نیز بجز اختیار صاحبان بورڈر فیو اور لوکل ایجنٹ کے جو اونکو از رو سے
اون قوانین کے جو ایکٹ ہذا کے بموجب منسوخ کئے گئے ہین نسبت بجدیا
مندر یا مصرف دینی کے اور بابت مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم مذکور کے دیا گیا
تھا کیونکہ وہ اختیار از رو سے ایکٹ ہذا موقوف اور مختتم ہوگیا ہے اور
وہ تمام اختیارات جو بورڈ یا لوکل ایجنٹ درباب وصول زر لگان
اراضی یا دیگر جایداد منتقلہ حسب دفعہ ۴ ایکٹ ہذا کے عمل مین لاسکتے
تھے تاریخ انتقال مذکور سے ہر مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم جسپر انتقال
مذکور کیا جاوے عمل مین لاسکتا ہے۔

دفعہ ۷ جمیع صورت ہاے متذکرہ دفعہ ۳ ایکٹ ہذا مین لوکل
گورنمنٹ کو لازم ہے کہ ایک بار سب کے لئے ایک یا زیادہ کمیٹیان
ہر قسمت یا ضلع مین مقرر کرے کہ وہ قائم مقام بورڈر فیو اور
لوکل ایجنٹ کی جو بموجب قوانین منسوخہ ایکٹ ہذا کے مقرر تھے ہوکر اونکے
اختیارات عمل مین لاوے اور یہہ کمیٹی مشتمل اوپر تین یا زیادہ اشخاص کے
ہوگی اور جمیع امورات جو بورڈ مذکور یا ایجنٹ موصوف کو کرنے پڑتے تھے بجز
اوس جایداد کے جسکے واسطے حکم خاص ایکٹ ہذا کی دفعہ ۲۱ مین مندرج ہے
انجام دیگی۔

دفعہ ۸ - ارباب کمیٹی مذکور اون اشخاص مین سے جنکا وہی مذہب ہو کہ جسکے واسطے مسجد یا مندر یا دوسرا مصرف دینی مقرر ہوا ہو یا اب قائم رکھا گیا ہے اور برضامندی عام ان لوگون کے جو مسجد یا مندر یا دوسرے مصرف دینی کے قائم رکھنے سے سروکار رکھتے ہین جہان تک اونکی رضامندی متحقق ہو سکے مامور ہونگے اور تقرر کمیٹی کا بذریعہ گزٹ سرکاری مشتہر کیا جائیگا اور واسطے تحقیق کرنے رضامندی عام اشخاص مذکور کے نسبت تقرر مسبوق الذکر لوکل گورمنٹ کو اختیار ہے کہ بموجب ایسے قواعد کے جو گورمنٹ مذکور مرتب کرے اور احکام ایکٹ ہذا کے خلاف نہ ہون ہر اشخاص کا انتخاب کراوے -

دفعہ ۹ - ہر اہل کمیٹی جو کہ بموجب دفعہ بالا کے مقرر ہو اوس عہدہ پر بشرط اسکے کہ بعلت بدوضعی یا نالیاقتی موقوف نہ کیا جاوے تاحیات قائم رہیگا اور کوئی اہل کمیٹی بجز اسکے کہ از روے حکم عدالت دیوانی جسکے واسطے ایکٹ ہذا مین آئندہ حکم مندرج ہے معزول ہو اور کسی طرح معزول نہ ہوگا -

دفعہ ۱۰ جبوقت کہ اون ارباب کمیٹی سے جو حسب مرقومہ بالا مقرر ہوئی ہو کسیکا عہدہ خالی ہو تو نئے رکن کمیٹی کو اوس عہدہ پر مقرر ہونے کے لئے وہ اشخاص جو حسب مرقومہ بالا سروکار رکھتے ہون منتخب کرینگے اور باقی اراکین کمیٹی کو لازم ہے کہ اوس خلو عہدہ کی اطلاع بطور عام حتی الامکان جلد دین اور واسطے انتخاب نئے رکن کمیٹی کے اون شخصون کی طرف سے جو حسب مرقومہ بالا

سروکار رکھتے ہون بموجب قواعد انتخاب جنکی ترتیب لوکل گورنمنٹ سے ہوگی ایک روز مقرر کرین کہ وہ تاریخ خلو عہدہ سے تین مہینے سے زیادہ فاصلہ پر نہ ہو اور جو شخص کہ اوسوقت بموجب قواعد مذکور منتخب ہو وہی اوس عہدہ پر مامور ہونے کے لئے رکن کمیٹی مقرر ہوگا اگر کوئی عہدہ خالی حسب مرقومہ بالا انتخاب مسبوق الذکر کی رو سے تاریخ خلو عہدہ کے بعد تین مہینے کے اندر معمور نہ ہو تو عدالت دیوانی کو اختیار ہے کہ جب کوئی شخص درخواست کرے تو کسی شخص کو عہدہ خالی پر مقرر کردے یا یہ حکم صادر کرے کہ باقی اراکین کمیٹی اوس عہدہ خالی کو فوراً معمور کرین اور اوسوقت باقیماندگان ارباب کمیٹی کو لازم ہوگا کہ اوس حکم کی بجا آوری کرین اور اگر بجا آوری اوسکی نہ ہو تو عدالت دیوانی کو اختیار ہے کہ واسطے معموری اوس عہدہ کے کسیکو رکن کمیٹی کا مقرر کرے۔

دفعہ ۱۱ - جو کمیٹی کہ بموجب ایکٹ ہذا مقرر ہو اوسکے کسی رکن کو یہ منصب نہوگا کہ کسی مسجد یا مندر یا دوسرے مصرف دینی کا جسکے انتظام کے واسطے وہ کمیٹی مقرر ہوئی ہو بطور مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم کے بھی مقرر ہو یا عمل کرے۔

دفعہ ۱۲ - بجز اوسکے کہ کمیٹی منتظم حسب مرقومہ بالا واسطے اہتمام کسی مسجد یا مندر یا دوسرے مصرف دینی مذکور کے اور انتظام اوسکے امورات کے مقرر ہو صاحبان بورڈ رفینو یا لوکل ایجنٹ جو تحت اختیار صاحبان بورڈ رفینو عمل کرتے ہون کمیٹی مذکور کو جملہ اراضی وغیرہ جایداد جو بوقت تقرر تحت اہتمام یا بقبضہ صاحبان

بورڈ یا لوکل ایجنٹ کے ہو اور مصرف دینی مذکور سے علاقہ رکھتی ہو بجز اوسکے جسکے واسطے ایکٹ ہذا مین آیندہ حکم مندرج ہے منتقل کرینگے اور بعد اسکے اختیارات اور ذمہ داریان صاحبان بورڈ اور لوکل ایجنٹ کی نسبت اوس مسجد یا مندر یا مصرف دینی کے اور نسبت تمام اراضیات وغیرہ جائداد منتقلہ کے بقید استثناء مذکورہ بالا اور سوا ے اون افعال اور ذمہ داریون کے جو کہ صاحبان بورڈ یا لوکل ایجنٹ سے قبل انتقال مذکور ظہور مین آ ے ہون یا اونپر عائد ہون موقوف اور مختتم ہو گی اور تمام اختیارات جو بورڈ یا لوکل ایجنٹ درباب وصول زر لگان اراضی یا دیگر جائداد منتقلہ حسب دفعہ ہذا کے عمل مین لا سکتے تاریخ انتقال مذکور سے وہ ارباب لیسی جنپر انتقال مذکور کیا جاوے عمل مین لاوینگے -

دفعہ ۱۳ ہر مفوض الیہ اور منتظم اور مہتمم مسجد یا مندر یا مصرف دینی کا جس سے احکام ایکٹ ہذا اسمے متعلق ہون حساب آمد و خرچ کا نسبت عطیات اور اخراجات اوس مسجد یا مندر یا دوسرے مصرف دینی کے باقاعدہ مرتب رکھے اور ہر کمیٹی منتظم کو جو حسب حکم ایکٹ ہذا مقرر ہوئی ہو یا عمل کرتی ہو لازم ہوگا کہ ہر مفوض الیہ اور منتظم اور مہتمم مسجد یا مندر یا دوسرے مصرف دینی مذکور سے وہ حساب باقاعدہ آمد و خرچ مذکور کا اقل درجہ ہر سال مین ایکبار طلب کرے اور ہر ایسی کمیٹی منتظم اوسکا اپنا حساب خود رکھے -

دفعہ ۱۴ - کوئی شخص یا اشخاص جو کہ مسجد یا مندر یا مصرف دینی سے یا پرستش یا عبادت اوسکے سے یا امانتون متعلقہ اوسکے سے سروکار رکھتا ہو وہ بغیر اسکے کہ دیگر اشخاص اہل غرض بھی اوسکے ساتھ بطور مدعی شریک ہون عدالت دیوانی مین بنام مفوض الیہ منتظم یا مہتمم مسجد یا مندر یا مصرف مذکور یا رکن کسی کمیٹی کے جو حسب ایکٹ ہذا مقرر ہوئی ہو نالش کسی مداخلت بیجا یا خیانت یا غفلت کار لازمی کی جو اوس مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم یا اہل کمیٹی سے درباب اوسکے امر مفوضہ اور محولہ کے سرزد ہوا ہو دائر کرسکتا ہے اور عدالت مذکور سے حکم واسطے تعمیل خاص کسی فعل کے بنام مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم یا اہل کمیٹی مذکور کے صادر اور ڈگری ہرجہ اور خرچہ کی اوپر اوس مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم یا اہل کمیٹی کے نافذ ہوسکتی ہے اور حکم معزولی اوس مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم یا رکن کمیٹی کا بھی عدالت مذکور دے سکتی ہے۔

دفعہ ۱۵ - وہ غرض کہ بنظر جسکے کوئی شخص بموجب دفعہ بالا مستحق نالش کا ہوسکتا ہے ضرور نہیں ہے کہ متعلق بزر یا صریحی یا بلا توسط ہو یا ایسی غرض ہو کہ جس سے شخص نالش کنندہ مستحق شراکت انتظام یا اہتمام امورات مفوضہ کا ہو کوئی شخص جو استحقاق موجودگی یا عادت موجودگی کی بروقت اداے پرستش یا عبادت کسی مسجد یا مندر یا مصرف دینی کے رکھتا ہو یا جسکو استحقاق استفادہ کسی تقسیم خیرات کا حاصل ہو حسب معنی دفعہ بالا کے اہل غرض متصور ہوگا۔

دفعہ ۱۶ - جو مقدمہ یا کارروائی بموجب ایکٹ ہذا کے دائر ہو اوس

عدالت کو جسمین کہ وہ مقدمہ یا کارروائی مرجوع ہو جائز ہوگا کہ بابت کسی معاملہ
متنازعہ نالش مذکور کے ایک یا زیادہ ثالثون کو واسطے تجویز کے اوسکے سپرد
کئے جانے کا حکم دے اور درصورت صدور ایسے حکم کے قواعد مندرجہ باب ششم
مجموعہ ضابطہ دیوانی بہمہ وجوہ حکم اور ثالثی مذکور سے اوسی نہج پر متعلق ہونگے
گویا حسب دفعہ ۳۱۲ - مجموعہ مذکور کے اشخاص کی درخواست پر حکم مذکور صادر ہوا تھا

دفعہ ۱۷ - کوئی عبارت دفعہ بالا کی مانع اسکی نہوگی کہ بموجب دفعہ ۳۱۲
مجموعہ مذکور کے اشخاص عدالت کو درخواست کرین یا عدالت حکم سپردگی پنچایت کا دے -

دفعہ ۱۸ - کوئی نالش بموجب ایکٹ ہذا کے بدون اسکے مسموع نہوگی کہ بیشتر
ایک درخواست ابتدائی عدالت مین واسطے استجازت دائر کرنے نالش مذکور کے
پیش کیجاوے اور وہ درخواست سادہ کاغذ پر گذر سکتی ہے اور عدالت کو لازم ہے
کہ درخواست کو پڑھکر یہ تجویز کرے کہ آیا بادی النظر مین وجوہ کافی واسطے دائر کرنے
اوس نالش کے ہین یا نہین اگر عدالت کی تجویز مین ایسی وجوہ ہون تو ارجاع نالش کی
اجازت دے بعد ختم ہونے مقدمہ کے خرچہ کے حساب مین محصول اسٹامپ
درخواست ابتدائی کا از روئے تخمینہ تجویز کر کے خرچہ مقدمہ مین شامل کیا جاوے
اگر عدالت کی راے مین مقدمہ مفید کا مفوضہ ہو اور کوئی فریق متعلقہ مقدمہ
قصور وار نہ ثابت ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ خرچہ یا اوسیقدر حصہ اوسکا جو
اوسکے نزدیک قرین انصاف ہو جائداد متعلقہ مصرف دینی سے دلادے -

دفعہ ۱۹ - قبل اجازت دائر کرنے مقدمہ کے یا بعد دینے اجازت کے قبل ازآنکہ
کارروائی شروع کیجاوے یا کسیوقت دراثناء دوران مقدمہ عدالت کو اختیار ہی
کہ مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم یا کسی رکن کمیٹی کو یعنے جیسی کہ صورت ہو عدالت مین حساب
کارمفوضہ یا اوسکے ایسے جزو کو جو عدالت کے نزدیک ضروری متصور ہو داخل کرنیکا حکم دے۔
دفعہ ۲۰ - کوئی نالش یا کارروائی جو بموجب دفعہ بالا کے کسی عدالتدیوانی مین
دائر ہو کسی نوع سے بعلت خیانت مجرمانہ کارروائی عدالت فوجداری مین موثر یا مخل ہوگی
دفعہ ۲۱ - جس صورت مین کہ کوئی اراضی یا اور جائداد واسطے اجرا کسی ایسے مصرف
کے جو کچھ دینی اور کچھ غیر دینی ہو یا جس حال مین کہ عطیہ اجرا کسی مصرف کا کچھ بصرف مطالب
دینی اور کچھ بصرف امورات غیر دینی آتا ہو ایسی صورت مین صاحبان بورڈ رفینیو
قبل ازآنکہ انتقال بنام کسی مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم یا کسی اہل کمیٹی منتظم مقررہ حسب ایکٹ
ہذا کے کرین اونکو یہ تجویز لازم ہوگی کہ اگر کسی قدر حصہ اراضی وغیرہ جائداد کا
واسطے صرف امورات غیر دینی کے زیر اہتمام صاحبان بورڈ کے رہے تو کسقدر
رہنا چاہیئے اور کسقدر باہتمام مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم یا کمیٹی مذکور منتقل ہو اور
نیز یہ کہ جو اراضی وغیرہ جائداد کو حسب مذکورہ بالا باہتمام مفوض الیہ یا منتظم یا
مہتمم یا کمیٹی مذکور کے منتقل ہو اوسکے ذمہ اگر کچھ زر سالانہ ڈالنا ہو تو کسقدر ڈالا
جاوے اور واسطے امورات غیر دینی مذکورۃ الصدر کے صاحبان بورڈ رفینیو موصوف
یا لوکل ایجنٹ کو دیا جاوے اور ایسی ہر صورت مین احکام ایکٹ ہذا کے صرف نسبت

اوس اراضی وغیرہ جائداد کے جو کہ حسب مرقومہ بالا منتقل ہو نافذ ہونگے۔

دفعہ ۲۲ - بعد نفاذ ایکٹ ہذا بجز اوس طور کے جیسا ایکٹ ہذا مین حکم ہے کسی گورنمنٹ واقع ہند یا کسی گورنمنٹ کے کسی عہدہ دار کو بمنصب اوسکے عہدہ کے اختیار کر لینا یا لے لینا اہتمام کسی اراضی وغیرہ جائداد کا جو واسطے صرف کسی مسجد یا مندر یا دیگر مصرف دینی کے عطا کیگئی ہو یا دوسری نوع پر اوس سے متعلق ہو اور نیز شریک ہونا انتظام یا تصرف مین کسی عطیہ کے جو واسطے قائم رکھنے کسی ایسی مسجد یا مندر یا دیگر مصرف کے دیا گیا ہو یا نامزد خواہ مقرر کرنا کسی مفوض الیہ یا منتظم یا مہتمم کا یا کسی نوع پر اوس سے سروکار رکھنا جائز ہو گا

دفعہ ۲۳ - ایکٹ ہذا کو کوئی مضمون نسبت احکام قوانین متذکرہ ایکٹ ہذا بجز اوسقدر اونکے مضمون کے جو کہ مساجد و منادر وغیرہ مصارف دینی سے متعلق ہے مؤثر متصور نہ ہوگا اور از روئے ایکٹ ہذا یہ تصور نکیا جاوے کہ گورنمنٹ کو عمل مین لانا ان تدابیر کا جو بموجب احکام قوانین مذکورۃ الصدر ضروری متصور ہون واسطے انسداد ضرر رسانی اور قائم رکھنے عمارات کے جو بباعث قدامت یا بنظر حال تاریخی یا عمدگی عمارت مشہور ہون یا واسطے آسائش عوام کے مطلوب ہون ممنوع ہے۔

دفعہ ۲۴ لفظ ہند کا ایکٹ ہذا مین بمعنی اوس قلمرو کا ہے جو حسب منشا دباب ۱۰۶ - ایکٹ آف پارلیمنٹ مجریہ سنہ ۲۱ و ۲۲ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا موسومہ ایکٹ متضمن احسن انتظام ہند ملکہ ممدوحہ کے قبضہ اقتدار مین آئی ہے یا آئیندہ آوے۔

ضمیمہ (ب)

ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۲۰ء

جاری فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند باجلاس کونسل (نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض دینے موثر تر اختیارات متعلق انتظام خیراتی اور مذہبی ٹرسٹون کے

چونکہ قرین مصلحت ہے کہ اون ٹرسٹون کے متعلق جو خیراتی یا مذہبی قسم کی اغراض عامہ کیلئے قائم کئے گئے ہون اطلاع حاصل کرنیکی سہولتین بہم پہونچائی جائین اور اونکی ٹرسٹیونکو اختیار دیا جائے کہ وہ بعض امور کے متعلق عدالت سے مشورہ حاصل کرسکین اور ٹرسٹیان مذکور کے خلاف بعض مقدمات مین جو اخراجات ہون اونکی ادائی کیلئے خاص قواعد وضع کئے جائین۔ لہذا احکام ذیل صادر ہوتے ہین۔

دفعہ ۱۔ (۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کا نام ایکٹ ٹرسٹ خیراتی و مذہبی سنہ ۱۹۲۰ء مختصر نام اور دائرہ نفاذ رکھا جائے (۲) اسکا نفاذ کل برٹش انڈیا مین ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ہے کہ بذریعہ اشتہار گزٹ آف انڈیا کے یہ ہدایت فرما سکتے ہین کہ ایکٹ ہذا یا اسکا کوئی خاص حصہ کسی خاص صوبہ یا رقبہ مین نفاذ پذیر نہ ہوگا یا کسی خاص ٹرسٹ سے یا ٹرسٹون کی

کسی خاص قسم سے متعلق نہ ہوگا۔

دفعہ ۲۔ تاوقتیکہ مضمون یا سیاق عبارت سے کوئی بات اسکے خلاف پائی جائے

تعریف لفظ عدالت۔ ایکٹ ہذا مین "عدالت" سے عدالت ڈسٹرکٹ جج مراد ہے اور اوسمین ہائیکورٹ بہ اختیار معمولی متعلق سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی بھی داخل ہے

دفعہ ۳۔ سوائے اوس حالت کے جسکا ذکر آگے چلکر ایکٹ ہذا مین ہے کوئی شخص

خیراتی یا مذہبی قسم کے ٹرسٹونکی متعلق عدالت مین درخواست دینے کا اختیار۔

جسکو کسی ایسے صریحاً یا معناً ٹرسٹ سے تعلق ہو جو خیراتی یا مذہبی قسم کی اغراض عامہ کے لیئے قائم کیا جائے یا پہلے سے قائم ہو اوس عدالت مین جسکی حد سماعت کے حدود ارضی کے اندر جائداد ٹرسٹ کا کوئی مابہ الامتیاز حصہ واقعہ ہو بادخال عرضی درخوست کرسکتا ہے کہ ایک حکم مشتمل بر کل کل یا بعض ہدایات ذیل حاصل کرے یعنے۔

(۱) ٹرسٹی کو اس امر کی ہدایت کیجائے کہ وہ سائل کو بذریعۂ عدالت کے ٹرسٹ کے نوعیت اور اغراض اور اوسکی مالیت اور حالت اور انتظام اور استعمال اور اوسکی آمدنی لے یا ان باتون مین سے کسی ایک بات کے متعلق تفصیلی حالات سے مطلع کرے اور

(۲) اس امر کی ہدایت کیجائے کہ ٹرسٹ کے حساب کتاب کی جانچ پڑتال کیجائیگی مگر شرط یہ ہے کہ کوئی شخص کسی ہدایت مذکورۂ بالا کیلئے نسبت اوس حساب کتاب کے درخواست دینے کا مجاز نہوگا جسکو اوس عرصہ سے تعلق ہو جو تاریخ درخواست سے تین سال قبل گذر چکا ہو

دفعہ ۴ ۔ (۱) درخواست مین یہ بات درج ہونی چاہیئے کہ سائل کس بنا پر دعوے

مضمون اور تصدیق درخواست — کرتا ہی کہ اوسکو ٹرسٹ سے تعلق ہی اور جہانتک ممکن ہو اوسمین اس امر کی تفصیل ہونی چاہیئے کہ سائل کن معاملات کی نسبت اطلاع چاہتا ہی اور کس قسم کے حساب کتاب کی جانچ پڑتال کرانا چاہتا ہے

(۲) درخواست تحریری ہونا چاہیئے اور اوسپر دستخط اور عبارت تصدیق اوسطرح درج ہو گی جیسا کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ع (نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ع) کی رو سے دستخط اور تصدیق عرضی دعوی کے باب مین حکم ہے ۔

دفعہ ۵ ۔ (۱) درخواست زیر دفعہ ۳ کے موصول ہونے پر اگر کوئی

کارروائی متعلق درخواست — شہادت ملسکے اور کوئی تحقیقات ہوسکے تو ایسی شہادت لینے اور ایسی تحقیقات کرنے کے بعد جسکو عدالت ضروری سمجھے اگر عدالت کی رائے ہو کہ وہ ٹرسٹ جسکی نسبت درخواست داخل کی گئی ہی ایک ایسا ٹرسٹ ہے جس سے ایکٹ ہذا التعلق پذیر ہے اور یہ کہ سائل کو اوس ٹرسٹ سے تعلق ہے تو عدالت مذکور درخواست کی سماعت کیلئے ایک تاریخ مقرر کردیگی اور درخواست مذکور کی ایک نقل مع نوٹس تاریخ مقررہ کے ٹرسٹی کے نام سے اور نیز کسی اور شخص کے نام سے جاری کرانے کی جس کو عدالت کی رائے مین درخواست کی اطلاع دینی چاہیئے (۲) اوس تاریخ پر جو درخواست کی سماعت کیلئے مقرر کی گئی ہو یا کسی دوسری تاریخ پر

جسپر سماعت ملتوی کیگئی ہو عدالت سائل کا اور ٹرسٹی کا اگر وہ حاضر ہو اور کسی دوسرے شخص کا جو اطلاع پانیکی وجہ سے حاضر ہو یا جسکا اظہار عدالت کی رائے مین ہونا چاہیے اظہار لینا شروع کریگی اور اگر کوئی تحقیقات ہو سکے تو ایسی تحقیقات مزید کریگی جو عدالت کو مناسب معلوم ہو۔ ٹرسٹی مجاز ہے اور اگر عدالت کا حکم ہو جائے تو اوسکو لازم ہوگا کہ سماعت اول کے وقت یا اندر اوس میعاد کے جسکی اجازت عدالت دیدے ایک بیان تحریری نسبت اپنے مقدمہ کے داخل کرے اگر ٹرسٹی بیان تحریری داخل کرے تو اوسپر دستخط اور عبارت تصدیق اوسی طرح درج ہوگی جیساکہ مجموعۂ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء (نمبر ۵ ۱۹۰۸ء) کی رو سے دستخط اور تصدیق عرضی دعویٰ اور بیان تحریری کے باب مین حکم ہے۔

(۳) اگر کوئی شخص درخواست کی سماعت کیوقت حاضر ہو کر یا تو ٹرسٹ کے وجود سے انکار کرے یا یہ کہے کہ ٹرسٹ مذکور ایک ایسا ٹرسٹ ہے جس سے ایکٹ ہذا التعلق پذیر نہین ہے اور اس بالکا ذمہ لے کہ امر مذکور کے اعلان کیلئے اور کسی اور مناسب دادرسی کیلئے وہ اندر تین ماہ کے ایک مقدمہ دائر کریگا تو عدالت کو لازم ہوگا کہ التوائے کارروائی کی نسبت حکم صادر کرے۔ اور اگر مقدمہ مذکورہ بالا دائر کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ التوائے کو اوسوقت تک جاری رکھے جبوقت تک کہ مقدمہ مذکور قطعی طور پر فیصل نہ ہو جائے

(۴) اگر اسطرح کا کوئی ذمہ نہ لیا جائے یا اگر تین ماہ مذکور کے گذر جانے کے بعد اسطرح کا کوئی مقدمہ دائر نہ کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ وہ خود امر مذکور کا فیصل کرے۔

(۵) تحقیقات محولہ ضمن (۲) کی تکمیل کے بعد عدالت کو لازم ہوگا کہ خواہ درخواست کو ڈسمس کردے یا اوسپر کوئی اور ایسا حکم صادر کرے جسکو وہ مناسب سمجھے - مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی مقدمہ حسب مراد ضمن (۳) کے دائر کیا گیا ہو تو کوئی ایسا حکم منجانب عدالت صادر نہ کیا جائیگا جو مقدمہ مذکور کے قطعی فیصلے کے خلاف ہو - (۶) سواے اوس صورت کے جسکا ذکر دفعہ ہذا میں ہے عدالت کو کسی ایسے مسئلہ حقیقت کو تجویز یا فیصل کرنیکا اختیار نہیں ہے جو درمیان سائل اور اوس شخص کے ہو جو برخلاف ٹرسٹ کے حقیقت کا دعویدار ہو

کارروائی جب ٹرسٹی حکم زیر دفعہ ۵ کو نہ مانے

دفعہ ۶ - اگر کوئی ٹرسٹی بغیر عذر معقول کے کسی حکم زیر ضمن (۵) دفعہ ۵ کو نہ مانے تو بغیر کمی کسی دوسری سزا یا ذمہ داری کے جسکا کہ ٹرسٹی مذکور کسی قانون نافذ الوقت کے ذریعہ سے مستوجب ہو اوسکی بابت یہ سمجھا جائیگا کہ اوسنے خیانت کی ہے جس سے اوسکے اوپر مقدمہ حسب مراد دفعہ ۹۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء (نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء) چلائے جانیکی وجہ پیدا ہوئی ہے اور اس قسم کا کوئی مقدمہ جس حد تک کہ اوسکی بنا ٹرسٹی کے حکم مذکورہ نہ ماننے پر موقوف ہو بغیر حصول منظوری صاحب ایڈوکیٹ جنرل کے ٹرسٹی پر چلایا جا سکتا ہے -

ٹرسٹی مشورہ کے لیے درخواست دیسکتا ہے

دفعہ ۷ (۱) سواے اوس حالت کے جسکا ذکر آگے چلکر ایکٹ ہذا میں ہے کسی ایسے ٹرسٹ کا ٹرسٹی جو خیراتی یا مذہبی قسم کی اغراض عامہ کیلئے قائم کیا جائے یا پہلے سے قائم ہو اوس عدالت میں جسکی حد سماعت کے حدود اراضی کے اندر جائداد ٹرسٹ کا کوئی ما بہ الامتیاز حصہ واقع ہو

بذریعہ داخل عرضی درخواست کر سکتا ہے کہ کسی مسئلہ متعلقہ انتظام یا اہتمام جائداد ٹرسٹ کی نسبت عدالت مذکور کی رائے یا صلاح یا مشورہ حاصل کرے۔ اور عدالت مذکور اوسکے متعلق اپنی رائے یا صلاح یا مشورہ جیسی کہ صورت ہووے گی۔ مگر شرط یہ ہے کہ عدالت مذکور کے لئے یہ امر لازمی نہ ہوگا کہ وہ کسی ایسی مسئلہ کی نسبت رائے یا صلاح یا مشورہ دے جسکی نسبت اوسکی رائے مین سرسری طور پر تجویز کرنا مناسب نہ ہو۔

(۲) درخواست زیر ضمن (۱) کے موصول ہونے پر عدالت مجاز ہے کہ خواہ اپنی رائے یا صلاح یا مشورہ اوسکے متعلق فوراً دیدے یا درخواست کی سماعت کیلئے ایک تاریخ مقرر کرے اور ہدایت کرے کہ درخواست مذکور کی ایک نقل مع نوٹس تاریخ مقررہ کے ایسے اشخاص کے نام سے جاری کیجائے جنکو ٹرسٹ سے تعلق ہو یا یہ کہ بغرض اطلاع وہ اسطرح شائع کیجائے جسطرح عدالت مذکور مناسب خیال کرے (۳) اوس تاریخ پر جو ضمن (۲) کے مطابق مقرر کیگئی ہو یا کسی دوسری تاریخ پر جسپر سماعت ملتوی کیگئی ہو عدالت اپنی رائے یا صلاح یا مشورہ دینے کے قبل اون تمام لوگون کو جو بہ تعلق درخواست مذکور کے حاضر ہوئے ہون کہنے سننے کا ایک معقول موقع دیگی۔ (۴) کوئی ٹرسٹی جو درخواست زیر ضمن (۱) مین کل واقعات نسبت کسی امر متعلقہ ٹرسٹ کو ایمانداری سے بیان کردیگا اور عدالت کی دی ہوئی رائے یا صلاح یا مشورہ پر عمل کریگا۔ تو جس حد تک خود اوسکی ذمہ داری کا تعلق ہے اوسکی نسبت سمجھا جائیگا کہ اوسنے اپنا فرض بہ حیثیت ٹرسٹی اوس امر کی نسبت جسکے متعلق درخواست داخل کیگئی تھی ادا کر دیا

دفعہ ۸۔ ادائی تمام اخراجات کی نسبت کسی درخواست کے اور نسبت کل کارروائیون کے

متعلق اخراجات ادخال [ا] جو حسب دفعات مذکورہ بالا ایکٹ ہذا اوسکے متعلق کیجاوین عدالت کی رائے پر
درخواست زیر ایکٹ ہذا منحصر ہوگی جو ہدایت کر سکتی ہے کہ کل اخراجات یا اونکا کوئی حصہ اوس
ٹرسٹ کی جائداد یا آمدنی سے ادا کیا جائے جسکے متعلق درخواست داخل کیگئی ہے یا یہ کہ اوسکو فلان
طریقہ سے اور فلان اشخاص برداشت اور ادا کریں جیسا کہ عدالت مذکور مناسب خیال کرے مگر شرط یہ ہے
کہ اسطرحکا کوئی حکم کسی ایسے شخص کے خلاف (سوائے سائل کے) نہیں دیا جائیگا جسکو درخواست کا نوٹس
نہ ملا ہو اور نہ اوسکو درخواست مذکور کے متعلق کچھہ کہنے سننے کا کوئی معقول موقع دیا گیا ہو۔

دفعہ ۹۔ مندرجہ ذیل صورتوں مین سے کسی صورت مین کوئی درخواست حسب دفعات مذکورہ بالا ایکٹ
[مستثنیات] ہذا بہ تعلق کسی ٹرسٹ کے منظور نہین کیجائیگی (یعنے) (الف) اگر کوئی مقدمہ متدایرہ
زیر دفعہ ۹۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء (نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء) متعلق ٹرسٹ مذکور کے زیر تجویز ہو
(ب) اگر ٹرسٹ کی جائداد چیریٹیبل انڈاومنٹ کے خزانچی یا ایڈمنسٹریٹر جنرل یا آفیشل ٹرسٹی یا
کسی ایسی سوسائٹی کے سپرد ہو جسکی رجسٹری زیر ایکٹ سوسائٹی رجسٹریشن ۱۸۶۰ء (نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۶۰ء) ہوئی ہو
(ج) اگر جائداد ٹرسٹ کے اہتمام کا بندوبست کسی عدالت مجاز نے یا کسی اور ایسے حاکم نے طے یا منظور کیا ہو
جو کسی اینکٹمنٹ کے احکامات کی رو سے کارروائی کر رہا ہو۔

دفعہ ۱۰۔ (۱) کسی مقدمہ مین جو زیر دفعہ ۱۴۔ ایکٹ اوقاف مذہبی ۱۸۶۳ء (نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء) یا زیر دفعہ ۹۲ مجموعہ

[اختیار عدالت نسبت اخراجات اون بعض مقدمات کے جو خیراتی اور مذہبی ٹرسٹوں کے ٹرسٹیوں کے نام سے دائر کیجائیں]

ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء (نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء) دائر کیا گیا ہو اگر اوس عدالت کی
جو مقدمہ مذکور کی سماعت کر رہی ہو مدعی کی درخواست پر اور
مدعا علیہ کا اظہار لینے کے بعد اور ایسی تحقیقات کرنیکے بعد جسکو عدالت

مذکور مناسب سمجھے تشفی ہو جا کر فوائد عامہ کے لحاظ سے حکم مندرجہ ذیل کا صادر کرنا ضروری ہے تو عدالت مذکور مجاز ہے کہ مدعا علیہ کو اسبات کی ہدایت کرے کہ جو روپیہ مدعی نے مقدمہ مذکور کے دائر کرنے اور چلانے میں لگایا ہے اور غالباً لگانیوالا ہے اوسکی لیئے وہ قانون معاملات اہل کرے تمام اوس جائداد کی جو اوس کے پاس بحیثیت ٹرسٹی اوس ٹرسٹ کے موجود ہو جس سے مقدمہ مذکور کا تعلق ہے ایک ایسی رقم جمع کرے جسکو عدالت مذکور کل اخراجات مذکور کی یا اوسکے کسی حصہ کی ادائی کیلئے کافی سمجھے

(۲) جب حکم زیر ضمن (۱) کے مطابق روپیہ جمع کر دیا جاتا ہے تب عدالت مجاز ہے کہ کل رقم مذکور یا اوسکا کوئی حصہ اخراجات مقدمہ مذکور کیلیئے مدعی کے حوالہ کر دے کوئی رقم مدعی کو حوالہ کرنیکے قبل عدالت کو لازم ہوگا کہ مدعی سے اخراجات کی ضمانت لیلیے کہ اگر بعد کو عدالت رقم مذکور کو واپس کرنیکا حکم دیگی تو وہ رقم اوسکو واپس کرنی ہوگی

دفعہ ۱۱ - (۱) مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء (نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء) کی دفعات بہ تعلق -

مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعات کا تعلق ایکٹ ہذا سے

(الف) ثبوت واقعات بذریعۂ اظہار حلفی کے -

(ب) کسی شخص کو جبراً حاضر کرانے اور اوسکا اظہار حلفی لینے کے

(ج) دستاویزات کو جبراً پیش کرانے کے - اور -

(د) اجرائے کمیشن کے -

ایکٹ ہذا کی کل کارروائیوں سے متعلق ہونگی اور دفعات متعلق تعمیل سمن ایکٹ ہذا کے نوٹس کی تعمیل سے متعلق ہونگی

(۲) مجموعہ مذکور کی دفعات بہ تعلق اجرائے ڈگری کے جس حد تک کہ وہ متعلق ہوسکیں اجرائے احکام زیر ایکٹ ہذا سے متعلق ہوں گی -

اپیل

دفعہ ۱۲ - اوس حکم کی یا اوس رد سے یا اصلاح یا شبہ رد کے خلاف جو ایکٹ ہذا کے مطابق دیا جائے کوئی اپیل نہیں ہوسکتی -

ضمیمہ (ج) ایکٹ جواز وقف علی الاولاد

ایکٹ نمبر ۶ سنہ ۱۹۱۳ع

جاری فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر ہند اجلاس کونسل
(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۷ مارچ سنہ ۱۹۱۳ع منظور فرمایا)

ایکٹ جواز وقف علی الاولاد

چونکہ ایسے اوقاف کے جواز کی نسبت، جنکو مسلمانون نے اپنی ذات پر اور نیز اپنے اہل خاندان اور اولاد اور بالآخر غربا اور مساکین کے فائدہ یا دیگر مذہبی یا خیراتی اغراض کے واسطے کیا ہتا، شکوک ظاہر کئے گئے ہین اور قرین مصلحت ہے کہ یہ شکوک رفع کئے جائین۔

لہذا احکام ذیل صادر ہوتے ہین

دفعہ ۱۔ (۱) اس ایکٹ کا نام ایکٹ جواز وقف علی الاولاد سنہ ۱۹۱۳ع ہے — نام اور دائرہ نفاذ

(۲) اسکا نفاذ کل برٹش انڈیا مین ہوگا

دفعہ ۲۔ تاوقتیکہ مضمون یا سیاق عبارت سے اسکے خلاف نہ پایا جائے اس ایکٹ مین۔ — تعریفات

(۱) "وقف" سے یہ مطلب ہے کہ کوئی مسلمان اپنی کوئی جائداد دوام کے لیے کسی ایسی غرض سے منتقل کرے جو شرع کے مطابق ایک مذہبی یا خیراتی غرض کہی جا سکے

(۲) "حنفی" سے فقہ حنفی کا پیرو مراد ہے۔

وقف کا اختیار

دفعہ ۳ - ہر مسلمان مجاز ہے کہ اپنی جائداد منجملہ دیگر اغراض کے اغراض ذیل سے وقف کرے بشرطیکہ کہ وہ وقف دیگر وجوہ سے کلیۃً احکام شرع کے مطابق ہو

(الف) اوس جائداد سے یا اوسکے ایک جزو سے اپنے اہل خاندان اور اولاد کی پرورش اور امداد کرنا - اور

(ب) اگر واقف حنفی مذہب ہو تو حین حیات کے واسطے خود اپنی پرورش اور امداد بھی کرنا - یا جائداد موقوفہ کے منافع سے اپنا قرض ادا کرنا -

مگر ایسی صورتوں مین جائداد موقوفہ سے متمتع ہونیوالے آخر مین ہمیشہ غربا اور مساکین ہونگے - یا کسی ایسی غرض پر صرف ہو گی جو شرع کے بموجب ایک مستقل مذہبی یا خیراتی غرض کہی جاسکے

جواز وقف باوجود اسکے کہ مساکین بدیر سے آخر مین فائدہ اوٹھائین

دفعہ ۴ - وقف مذکور محض اس وجہ سے ناجائز نہین سمجھا جائیگا کہ وقف سے مساکین اوسوقت تک متمتع نہین ہو سکتے یا غرض مذہبی کے واسطے اوسوقت تک وہ صرف نہین ہو سکتا جب تک واقف کے اہل خاندان یا اولاد اوس سے تمتع کے واسطے باقی رہین -

رسم و رواج مستثنیٰ ہے

دفعہ ۵ - اس ایکٹ کا اثر کسی ایسے رسم و رواج پر نہ پڑیگا جو خواہ مقامی ہو یا مسلمانوں کے کسی خاص طبقہ یا فرقہ مین رائج ہو